عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۱۰ تا ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ اگست ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۱۲

حریفان حرم کی عفت مآبی

ختم نبوت اور خیر امت

بارہویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

قائدین ختم نبوت کا اظہار خیال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد

تفسیر عثمانی

ایک قادیانی کے جواب میں

قادیانی سربراہ کا پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ...... حکومت کب تک خاموش تماشائی کا کردار ادا کرے گی؟

قیمت، ۵ روپے

(ملک محمد اصغر، بابر بٹ...... سرگودھا)

س : کسی کی زمین پر زبردستی قبضہ کرکے مسجد کی تعمیر جائز ہے؟ آیا ایسی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے؟

ج : کسی شخص کی مملوکہ زمین پر مسجد بنانا جائز نہیں، البتہ اگر سرکاری زمین ہو تو اس کا حکم دوسرا ہے۔

س : میں نے ایک گاؤں کی مسجد میں عورتوں کا بے شمار رش دیکھا، پتہ کرنے سے معلوم ہوا کہ مسجد کے امام صاحب کی بے اولاد خواتین مرید ہیں۔ امام صاحب بے اولاد خواتین سے مسجد کا فرش دھلاتے ہیں اور بعد میں اولاد کے لئے دعا کرواتے ہیں۔ کیا امام صاحب کا یہ عمل قرآن و سنت میں کہیں ملتا ہے؟

ج : یہ صورتحال ان مولوی صاحب کے لئے بھی نقصان دہ ہے، اور عورتوں کی عزت و عصمت کو بھی خطرہ ہے۔

س : بغیر داڑھی کے امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا کہ نہیں؟

ج : مکروہ تحریمی ہے۔

س : کسی جواں سال لڑکی کی بوڑھے شخص سے اس کے والدین زبردستی شادی کروانا چاہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں لڑکی کو آیا والدین کی بات مان لینا چاہئے یا شادی سے انکار کردینا چاہئے؟ انکار کی صورت میں لڑکی کے والدین اسے گھر سے نکال دینے کی بھی دھمکی دیتے ہیں؟

ج : شادی میں زبردستی نہیں ہوتی، اور اگر لڑکی کی رضامندی کے بغیر نکاح کردیا گیا، تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوگا۔ اس گناہ اور وبال کی وجہ سے والدین پر بھی آفت آئے گی، اور لڑکی بھی دونوں جہان کے عذاب میں مبتلا رہے گی۔

(محمد اکرم شیخ، کراچی)

س : ہم اپنے آباؤ اجداد میں سے جن کے نام معلوم ہوتے ہیں ان کا نام لے کر ایصال ثواب کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جن بزرگوں کے نام معلوم نہ ہوں، ان کو کیسے ایصال ثواب کیا جائے؟

ج : اپنے جو عزیز و اقارب اور بزرگ یاد ہوں، ان کو نام لے کر ایصال ثواب کیا جائے، اور دعائے مغفرت کی جائے، باقیوں کے لئے یوں کہہ لیا جائے کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر جتنے ہمارے آباؤ اجداد مسلمان گزرے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو اس کا ثواب پہنچاوے۔

س : میرے والد بہت نیک، تہجد گزار تھے، ان گنت حج و عمرے انہوں نے ادا کئے تھے۔ آخری عمر میں نہ وہ کھاسکتے تھے، نہ بول سکتے تھے، حتیٰ کہ حوائج ضروریہ کے لئے بھی دوسروں کے محتاج تھے۔ ان کی بے بسی اور تکلیف نے دماغ پر اتنا اثر کیا ہے کہ ہر وقت بڑھاپے اور قبر کا تصور غمگین رکھتا ہے، جس سے صحت گرتی جارہی ہے۔ مجھ سے جو کچھ ممکن ہے مغفرت کے لئے کرتی رہتی ہوں، ہر وقت کچھ نہ کچھ پڑھتی رہتی ہوں تاکہ انہیں آسانی ہوتی رہے، لیکن میرا دل مطمئن نہیں ہوتا

ج : اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے اور معذوری سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے، سوائے التجا الی اللہ کے اور کوئی چارہ نہیں۔

س : ایک کتاب پڑھنے کا اتفاق ہوا، جو توحید کے بارے میں تھی، اس کے مطابق تعویذ، دم درود ہر چیز میں شرک ہے، انسان کے ہر فعل میں شرک پوشیدہ ہے، جیسے اپنے کسی کام کے لئے کسی سے کہنا وغیرہ۔ میں ان باتوں کو سمجھ نہیں پائی۔ آپ وضاحت فرمائیں۔

ج : یہ کتاب لکھنے والا گمراہ تھا، اس قسم کی کتابیں پڑھنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

(سید غلام مصطفیٰ، ٹنڈو آدم)

س : ہمارے پاس ذاتی مکان نہیں ہے، کرائے کے مکان میں رہتے ہیں، کچھ تھوڑی سی رقم ہے اگر اس رقم کو ہم بینک میں رکھ دیں، جو منافع ملے اس سے مکان کا کرایہ دیں تو کیا گناہ ہوگا؟ اس عرصے میں ہم اپنی کوشش کرتے رہیں گے کہ مکان بنالیں اور پھر یہ ختم کردیں گے۔

ج : بینک میں رکھی ہوئی رقم پر سود لینا خبیث ترین گناہ ہے، اور اس کو جائز اور حلال سمجھنا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں۔ والسلام

O

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۱۲ — ۱۰ تا ۱۶ ربیع الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق ۱۵ تا ۲۱ اگست ۱۹۹۷ء — قیمت: ۵ روپے

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- ایک قادیانی کے جواب میں......(مولانا محمد یوسف لدھیانوی) ۶
- ختم نبوت اور خیرات......(مولانا محمد حسین) ۹
- بارھویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس برمنگھم......(مفتی محمد جمیل خان) ۱۱
- حریفان حرم کی عشق بالی......(محمد اشرف کھوکھر) ۱۵
- تفسیر عثمانی......(محمد طاہر رزاق) ۱۷
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد......(حافظ یوسف ہارون) ۱۹
- قادیانی وحی والہام کا معیار......(مولانا عبداللطیف مسعود) ۲۱
- آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی......(منظور احمد آسی) ۲۴
- اخبار ختم نبوت ۲۵

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲ - ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE 35 STOCKWELL GREEN LONDON SW9 9HZ U.K. PHONE 0171 737-8199

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۶۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر رسالہ کی خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۴۸۷-۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

ناشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ مزرٹہ لائن کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی سربراہ کا پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ

حکومت کب تک خاموش تماشائی کا کردار ادا کرے گی؟

۲۰، ۲۹ جولائی کو قادیانیوں کے یورپی مرکز ٹلفورڈ میں ان کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں زیادہ تر خطاب مرزا طاہر بمعنی نجس کا ہوا، حسب سابق جھوٹے دعاوی کے ساتھ مرزا صاحب نے اپنی تقریر کا موضوع پاکستان کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ اور ہرزہ سرائی کو ہی رکھا اور کہا کہ پاکستان میں اس سال کو غم کا سال قرار دیا جارہا ہے اور ملک دہشت گردی اور دیگر واقعات کی وجہ سے تباہی سے دوچار ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر مظالم ڈھائے جارہے ہیں، ان کو پاکستان میں رہنے نہیں دیا جارہا، جب کہ قادیانی روز بروز بڑھتے جارہے ہیں اس کے ساتھ علماکرام کو انہوں نے مباہلے کا چیلنج حسب سابق دیا۔

مرزا طاہر (نجس) قادیانی ذریت کے پانچویں سربراہ ہیں اور اپنے آپ کو خلیفہ کہلوانے کو پسند کرتے ہیں حالانکہ کے خلیفہ تو نہیں البتہ خلیفہ جی بمعنی نائی ضرور ہیں۔ اس سے قبل مرزا ناصر احمد، اس سے قبل مرزا محمود اور اس سے قبل حکیم نورالدین جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد کے جانشین رہے ہیں۔ مرزا ناصر احمد پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی تھی اور اس کے یہ کہنے پر کہ اسمبلی کے اراکین ان کے جھوٹے نبی کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر ہیں، اسمبلی کا رخ بدلہ اور بھٹو صاحب اور حامی اراکین نے اپنے کو کافر ہونے سے بچانے کے لئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس وقت بھی یہی مرزا طاہر تھے جن کی قیادت میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طلبہ کو ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانے کی پاداش میں ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ بہرحال مرزا ناصر کے بعد مرزا طاہر نے جھوٹے نبی کی گدی سنبھالی اور پاکستان میں مسلمانوں کے خلاف بکواس اور علماء امت کے خلاف بدزبانی کا عمل شروع کیا اسلم قریشی کے اغواء سے لے کر برین واشنگ تک کی کہانی مرزا طاہر کے دور میں ہوئی۔ مرزا طاہر صاحب اس فورس کے سربراہ تھے جس کو عام اصطلاح میں غنڈہ فورس یا ٹارچ فورس کہا جاتا ہے کوئی قادیانی اگر قادیانیت سے توبہ کرلے تو مرزا طاہر کی فورس اس کا علاج کیا کرتی تھی مرزا طاہر کی دہشت سے ربوہ کے قادیانی بھی کانپتے تھے۔ اسلم قریشی کے مقدمات کے علاوہ اور کئی مقدمات مسلمانوں اور قادیانیوں کو قتل کرنے اور انہیں اذیت پہنچانے وغیرہ کے مقدمات ان پر درج تھے۔ صدر ضیاء الحق مرحوم کے زمانے میں جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبہ پر حکومت نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا جس کی رو سے قادیانیوں کو آئین کا پابند بنایا گیا مرزا طاہر امتناع قادیانیت آرڈیننس کی نہ صرف کھلم کھلا مخالفت کرتے تھے بلکہ قادیانیوں کو حکم دیتے تھے کہ وہ اپنے سینے پر کلمہ کے بیج آویزاں کرکے بازاروں میں گھومیں اور اگر مسلمان ان کو اس حرکت سے روکیں تو ان کو زدوکوب کریں۔ قادیانیت اپنے مکانوں پر کلمہ طیبہ آویزاں کریں اور کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ سے مرزا قادیانی مراد لیں۔ اس لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس کے اجراء کے بعد قانون کے تابع ہونے کی وجہ سے مرزا طاہر راتوں رات ملک سے فرار ہو کر اپنے آقاؤں کی گود میں آکر ٹلفورڈ میں مورچہ زن ہوگئے وہ دن اور آج کا مرزا طاہر (نجس) پاکستان کے خلاف جھوٹے مذموم پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں پہلے دن رات خوشخبریاں بزعم خود سناتے رہے کہ عنقریب پاکستان تباہی سے دوچار ہوجائے گا۔ قادیانیوں کی حکومت قائم ہوگی لیکن جب یہ سب نہ ہوا تو انہوں نے قادیانیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے

آپ کو مظلوم ظاہر کر کے انگلینڈ' جرمنی' کینیڈا' امریکہ اور دیگر یورپی ممالک میں سیاسی پناہ تلاش کریں اس کام کے لئے انہوں نے جھوٹی فلمیں بنائیں' جھوٹے بیانات اخبارات میں جاری کئے۔ یورپ جس کے سر پر حقوق انسانی کا سودا سمایا ہوا ہے وہ مسلمانوں پر وار کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا اس نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور قادیانیوں کو دھڑا دھڑ سیاسی پناہ کے ذریعے شہریت دینی شروع کی۔ اس طرح قادیانیوں نے دو فائدے اٹھائے ایک اپنے بیروزگار لوگوں کو ان ممالک میں روزگار پر لگادیا' دوسرے پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کیا۔ اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے یورپ میں ان کا تعاقب کیا اور ویمبلے ہال میں عالمی ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کر کے دنیا کو ان کے جھوٹ سے آگاہ کیا پاکستانی حکومت کی توجہ اس طرف دلائی کہ مرزا طاہر مسلسل پاکستان کے خلاف زہریلے پروپیگنڈہ میں مصروف ہے' پاکستان کے خلاف لابی تیار کی جارہی ہے اس سے پاکستان کا امیج اور وقار یورپی ممالک میں مجروح ہو رہا ہے لیکن بدقسمتی سے پاکستان پر جو حکمران بھی حکمرانی کرتے ہیں ان کے ارد گرد ایسے افراد گھیرا ڈال لیتے ہیں کہ حقائق کو ان تک پہنچنے نہیں دیتے اس بناء پر اکثر حکمران صحیح فیصلہ پر نہیں پہنچ پاتے' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی تک تمام اکابرین نے بارہا حکمرانوں کو یہ بات باور کرانے کی کوشش کی کہ قادیانیوں کی لڑائی صرف مولوی اور پاکستان سے نہیں ہے وہ ہر اس ملک کے دشمن ہیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان ہوتی ہے اور پاکستان سر پرست اس لئے ہے کہ ۱۹۴۷ء میں قادیانیوں کی تمام تر مخالفت کے باوجود یہ ملک قائم ہو گیا اور قادیانیوں کے خلاف عالمی پیانے پر ہونے والی جدوجہد کا مرکز اس وقت یہی ملک ہے' جنگ آزادی کے وقت جب علماء کرام اور مسلمانان برصغیر انگریز کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے تختہ دار پر قربانی پیش کر رہے تھے اس وقت مرزا غلام احمد قادیانی انگریزی حکومت کو اللہ تعالیٰ کا سایہ اور ملکہ برطانیہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت قرار دے کر یہ نعرہ لگا رہا تھا کہ انگریزی حکومت کے خلاف جہاد حرام ہے لیکن جب قادیانیوں کی مخالفت کے باوجود پاکستان بن گیا اور ان کے تمام حربے ناکام ہو گئے تو کشمیر کو الگ کرنے کے لئے قادیانیوں نے وائسرائے کو لکھا کہ ان کو مسلمانوں کی فہرست میں شمار نہ کیا جائے جس کی وجہ سے کشمیر کو پاکستان سے علیحدہ رکھنے کی سازش کامیاب ہو گئی۔ پاکستان بننے کے بعد مرزا محمود نے سر ظفر اللہ وزیر خارجہ کے ذریعے پوری دنیا میں یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ پاکستان قادیانیوں کا ملک ہے تمام سفارت خانوں کو قادیانیوں کا تبلیغی مرکز بنا دیا گیا بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی گئی' پاکستان کو قادیانی ریاست میں بدلنے کے لئے ہر اقدام کیا گیا' علماء کرام حکومت کو آگاہ کرتے رہے کہ جو لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار نہیں ہو سکتے وہ پاکستان اور مسلمانوں کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں؟ لیکن نامعلوم حکومت کی کیا مجبوریاں ہیں کہ اس سلسلے میں آئین اور قانون کے تحت وہ کوئی ایکشن لینے کے لئے کسی صورت بھی تیار نہیں۔ گزشتہ سال رمضان المبارک کے موقع پر مرزا طاہر نے صاف اعلان کیا کہ صدر ضیاء الحق مرحوم ان کی بددعاؤں سے ہلاک ہوئے جبکہ صدر ضیاء الحق مرحوم شہید ہوئے تھے انہوں نے پوری قادیانی قوم کو کہا کہ وہ پورے رمضان المبارک میں پاکستان کے لئے بددعائیں کریں' پاکستان کی تباہی کے لئے مصروف ہو جائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پھر حکومت کی توجہ اس طرف دلائی لیکن حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی' اب مرزا طاہر کی جرات اتنی بڑھ گئی ہے کہ اس نے واضح طور پر اعلان کر دیا کہ یہ سال مولویوں کی بربادی کا سال ہے اور پاکستان پر جو بھی تباہی آرہی ہے اس کی وجہ قادیانیوں پر ہونے والے مظالم ہیں اس کے اس بیان کو جنگ اخبار ہی نے نہیں بلکہ کئی انگریزی اخبارات نے بھی شائع کیا اس نے واضح طور پر اقرار کیا کہ پاکستان میں ان کی پانچ ہزار سے زیادہ مساجد ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حکومت کی توجہ اس طرف دوبارہ دلاتی ہے کہ آخر وہ کون سے مجبوری ہے کہ انگلینڈ میں بیٹھے ہوئے پاکستانی شہری مرزا طاہر جو مسلسل ۱۰-۱۵ سال سے پاکستان کے خلاف مذموم جھوٹے اور زہریلے پروپیگنڈہ میں مصروف ہے کو آئین کے مطابق کیوں سزا نہیں دی جاتی؟ کیوں آئین کے مطابق اس کا منہ بند نہیں کیا جاتا؟ اس کے خلاف قانون کیوں حرکت میں نہیں آتا؟ کیا یہ صرف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داری ہے کہ وہ مرزا طاہر اور قادیانی ذریت کا منہ بند کرے اور اس کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرے' پاکستانی حکومت جو اسلام کے نام پر قائم ہوئی ہے نواز شریف جو صدر ضیاء الحق مرحوم کا نام لیتے نہیں تھکتے جو پاکستان سے محبت کا اظہار کرتے نہیں تھکتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت و محبت کا اظہار کرتے ان کا منہ خشک نہیں ہوتا لیکن پاکستان اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کے اقدامات کے خلاف کام کرنے کی بات کی جائے تو ان کے کان پر جوں کیوں نہیں رینگتی؟ پاکستان کا قانون کیوں حرکت میں نہیں آتا؟ خدارا! پاکستان پر رحم کریں اور مرزا طاہر کی زبان جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسلام اور پاکستان کے خلاف زہر اگل رہی ہے اسے بند کرائیں ورنہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہونے والے مواخذہ سے بچ نہیں سکیں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تو بہرحال اپنا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ایک قادیانی کے جواب میں

مکرم جناب مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

جناب عالی!

بعد تسلیمات عرض خدمت ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۵ اکتوبر ۱۹۹۶ء صفحہ ا پر ۳٬۴ اکتوبر کو آپ نے ربوہ کے جلسہ میں فرمایا کہ:

"حضرت عیسیٰؑ (علیہ السلام) کی آمد سے ختم نبوت کے عقیدہ پر فرق نہیں پڑتا۔ حضرت عیسیٰؑ (علیہ السلام) کو رسول اکرمؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا امتی بنادیا گیا۔"

گزارش خدمت عالیہ میں یہ ہے کہ مجھے احمدی اصحاب سے واسطہ پڑنے پر معلوم ہوا کہ آپ کا اور ان کا عقیدہ امتی نبی ہونے کا ایک جیسا ہے' اصل وجہ اختلاف دونوں میں امتی نبی کا نہ رہا' بلکہ یہ ہوا کہ جناب مسیحؑ ازروئے قرآن و حدیث زندہ آسمان پر گئے' اور آسمان سے زمین پر واپس دوبارہ آئیں گے کہ نہیں؟ یعنی پرانا نبی اسرائیل کا نبی امتی بن کر آئے گا یا نیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے فیضیاب ہوکر امت میں سے جناب مسیحؑ کا مثیل امام مہدی ہی بکر بموجب حدیث "ابن ماجہ" "لا مہدی الا عیسیٰ" امت میں سے آئے گا؟ اور جناب موصوف کس آیت کے مطابق "امتی نبی" اور آنحضرت صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فیضیاب ہوکر آئیں گے؟ بینوا توجروا۔

دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قرآن نے امتی نبی کی تعریف کیا فرمائی ہے؟ اور وہ تعریف حضرت مسیحؑ پر کیونکر چسپاں ہوگی؟ جبکہ انہوں نے آنحضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بحالت ایمان فیض حاصل نہیں کیا؟

تیسرا سوال' قرآن مجید کی چار آیات میں حضرت مسیحؑ کو صرف "بنی اسرائیل" کا رسول فرمایا ہے' اگر مسلمان ان کا یہ کہہ کر انکار کردیں کہ آپ "بنی اسرائیل" کے رسول ہیں' قرآن میں ہم کو آپ کی آمد پر ایمان لانے کا حکم نہیں' نہ آپ تمام دنیا کے رسول ہیں' بلکہ آیت "**ومن یبتغ غیر الاسلام الاسلام دینا فلن یقبل منہ**" کے مطابق اسلام کے سوا موسوی یا عیسوی دین خدا کو قبول نہیں' اور نہ ذریعہ نجات' تو "مسیحؑ" اس وجہ انکار کا جواب کیا دیں گے؟

چوتھا مشکل اور اہم مسئلہ یہ درپیش ہوگا کہ آئین پاکستان مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء یہ ہے کہ جو "حضرت محمد صلعم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد کسی بھی مفہوم میں' یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے' یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

اس آئین کے مطابق حضرت عیسیٰؑ (علیہ السلام) کے پرانے نبی کے امتی نبی ہوکر آنے کی وجہ سے وہ خود غیر مسلم قرار تو نہ پائیں گے؟ اور جو مسلمان ان کو امتی نبی یقین کرتے ہیں' یا پرانا نبی آنے والے کا اعتقاد رکھتے ہیں' وہ سب کے سب آئین پاکستان کے مطابق غیر مسلم ٹھہریں گے کہ نہیں؟

براہ کرم ان امور کا تسلی بخش جواب قرآن سے فرماکر ممنون فرمادیں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

خاکسار سید احمد علی

گھنیالیاں خاص ضلع سیالکوٹ

بخدمت گرامی جناب سید احمد علی صاحب

آنجناب کا گرامی نامہ آج مورخہ ۲۳-۷-۹۷ کو بذریعہ روزنامہ جنگ موصول ہوا۔ آنجناب کا ممنون ہوں کہ آپ نے یاد فرمایا۔ آپ نے میری ایک تقریر کے حوالے سے فرمایا ہے:

"حضرت عیسیٰؑ (علیہ السلام) کی آمد سے ختم نبوت کے عقیدہ میں فرق نہیں پڑتا۔ حضرت عیسیٰؑ (علیہ السلام) کو رسول اکرمؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا امتی بنادیا گیا۔"

آنجناب کے یہ الفاظ میری صحیح ترجمانی نہیں کرتے' بہرحال یہاں چند باتوں کو سمجھ لینا چاہئے:

(ا) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور آخری زمانہ میں ان کا نازل ہونا قرآن کریم کی آیات شریفہ **قطعیہ** اور احادیث متواترہ میں وارد ہوا ہے' اور پوری امت کا اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر زندہ ہیں' اور قرب قیامت میں نزول اجلال فرمائیں گے۔ میرا رسالہ:

"حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات و نزول کا عقیدہ چودہ صدیوں کے مجددین و اکابر امت کی نظر میں۔"

جو میری کتاب "تحفہ قادیانیت" حصہ سوم میں شامل ہے' اس کو ملاحظہ فرمالیا جائے۔

تمام انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں' چنانچہ غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

"یوں تو قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لتومنن بہ ولتنصرنہ" پس اس طرح تمام انبیا علیہم السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوئے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۳' روحانی خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۰)

تو چونکہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی بھی ہیں' اور حیات بھی ہیں' اس لئے آخری زمانہ میں جبکہ کانا دجال نکلے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کی حیثیت سے تشریف لائیں گے' اور دجال کا صفایا کریں گے' اور پوری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔

(۲) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوچکی تھی' اس لئے بجائے نیا نبی بھیجنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی کو دوبارہ لانے کی نوبت آئی' ورنہ ایسے اہم ترین مواقع پر کسی نئے نبی کو مبعوث کیا جاتا تھا' اب اس کے بجائے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محفوظ رکھا گیا۔

(۳) چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں' اس لئے آپ کے بعد کسی نبی کی آمد ممکن نہیں' یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی اور رسول نہیں بنایا جاسکتا' اس لئے یہ خیال کرنا کہ قادیانیوں کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام آگئے ہیں' اور مسلمانوں کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام ابھی نہیں آئے' یہ محض اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے' جبکہ حقیقت میں عرض کرچکا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو زندہ ہیں' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی رسول اور نبی کا آنا ممکن ہی نہیں۔

(۴) "لامہدی الا عیسیٰ۔" ابن ماجہ کی یہ حدیث بے حد کمزور ہے' اور حاشیہ ابن ماجہ میں حضرت مولانا عبدالغنی مجددی دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر طویل بحث کی ہے' اس میں امام محمد ابن حسین الابری الحافظ کا قول "مناقب شافعی" سے نقل کیا ہے:

"وقد تواترت الاخبار واستفاضت بکثرۃ رواتہا عن المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) فی المہدی' وانہ من اہل بیتہ' وانہ یملک سبع سنین' ویملاء الارض عدلا" ' وانہ یخرج مع عیسی بن مریم علیہ السلام فیساعدہ علی قتل الدجال بباب لد بارض فلسطین' وانہ یوم ہذہ الامۃ وعیسی علیہ السلام یصلی خلفہ۔"

(حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۹۲ مطبوعہ نور محمد)

ترجمہ: "مہدی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواتر ہیں' اور راویوں کی کثرت کی وجہ سے مشرق و مغرب میں پھیلی ہوئی ہیں' اور یہ کہ وہ اہل بیت میں سے ہوں گے' سات سال حکومت کریں گے' زمین کو عدل سے بھردیں گے' اور یہ کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں قتل دجال کے لئے نکلیں گے' اور عیسیٰ علیہ السلام دجال کو سرزمین فلسطین میں "باب لد" پر قتل کریں گے' اور یہ کہ اس وقت مہدی لوگوں کے امام ہوں گے' اور عیسیٰ علیہ السلام ان کی اقتداء میں نماز پڑھیں گے وغیرہ وغیرہ۔"

(۵) مرزا غلام احمد کو قادیانی حضرات "امتی نبی" بتاتے ہیں' جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی' لیکن نبی تھے۔ یہ بات قطعاً" غلط ہے' جیسا کہ اوپر عرض کرچکا ہوں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں' آپ کے بعد کسی کے نبی بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' چنانچہ احادیث متواترہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتم النبیین کی تفسیر "لانبی بعدی" کے ساتھ فرمائی ہے' اور حافظ ابن حزمؒ کے بقول:

"وہ پوری کی پوری امت جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو نقل کیا ہے' اسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بھی نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں' مگر اس سے وہ عقیدہ مستثنیٰ ہے' جس کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں' یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نازل ہونا' وہی عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے' اور جن کے بارے میں یہود کا قتل کرنے اور سولی پر چڑھانے کا دعویٰ ہے' پس اس عقیدہ (نزول عیسیٰ علیہ السلام) پر ایمان لانا واجب ہے' اور یہ بات صحیح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ملنا قطعاً" باطل ہے۔ ہرگز نہیں ہوسکتا۔" (کتاب الفصل ج ۱ ص ۷۷)

تو مرزا قادیانی کا نبی بننا تو محال' قطعی محال' اور ناممکن ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ حیات ہیں' اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ان کا تشریف لانا کسی طرح بھی محل اشکال نہیں۔

(۶) مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنی تحریر کے مطابق "المسیح الکذاب" تھا' چنانچہ میرے متعدد رسائل میں یہ مضمون ذکر کیا گیا ہے کہ غلام احمد قادیانی نے مولانا عبدالحق غزنویؒ سے مباہلہ کیا' اور مباہلہ کے بعد مولانا کی زندگی میں مرگیا' جبکہ خود اس کی اپنی تحریر کے مطابق یہ جھوٹا ہونے کی علامت ہے (ملفوظات ص ۴۴۰' ۴۴۱ ج ۹)۔ تو جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے جھوٹا قرار دیدیا ہو' اس کے بارے میں سچائی کا احتمال کیسے ہوسکتا ہے؟

(۷) یہ خیال کہ حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض نہیں اٹھایا' بالکل غلط ہے' جیسا کہ میں اوپر عرض کرچکا ہوں' تمام کے تمام انبیائے کرام علیہم السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں' اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی ملاقات بقید حیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی' اور اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنا فیض حاصل کیا ہوگا' اور حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے ایک لحہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے ضروری علوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو القا کردیئے گئے' جیسا کہ حضرت آدم علیہ الصلوۃ والسلام کو تمام اشیاء کے نام ایک لحہ میں القا کردیئے گئے تھے۔

(۸) حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے تھے' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد وہ خود بھی' اور ان کی پوری قوم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت ہوگئی' اس لئے ان کا آنحضرت ﷺ کے زمانے میں آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اور نیابت کے لئے ہوگا' جس طرح کہ علما کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں' حضرت مسیح علیہ السلام اولوالعزم رسول ہونے کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہوں گے' مگر چونکہ ان کا دور نبوت ختم ہوچکا' اس لئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے تابع ہوں گے' اور دین اسلام کی پیروی کریں گے۔

(۹) آئین پاکستان کی ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی ترمیم میں یہ کہا گیا ہے کہ جو شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں' یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے' یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے' وہ آئین اور قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام جب تشریف لائیں گے تو نہ تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے' نہ غلام احمد کی طرح اپنی نبوت کو منوائیں گے' کیونکہ مسلمان ان کی نبوت پر پہلے ہی ایمان رکھتے ہیں' اس لئے ان کی تشریف آوری آئین کی اس ترمیم کے خلاف نہیں ہوگی۔

حاصل یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی تشریف آوری پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کا فرض ہے' اور کوئی جعلی مسیح یا جعلی عیسیٰ نہیں آئیں گے' بلکہ سیدنا المسیح عیسیٰ بن مریم علیہم الصلوۃ والسلام خود تشریف لائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صحیح ایمان کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

○

بقیہ : قادیانی وحی والہام کا معیار

قادیانیوں کا ان سے چپٹے رہنا محض حماقت و جہالت اور کفر و ضلالت ہے۔

یوم احتجاج

کوئٹہ (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لورالائی کی طرف سے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے خلاف پورے ضلع میں جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں یوم احتجاج منایا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت قادیانیوں کو آئین کا پابند کرے اس لئے کہ قادیانی ملک عزیز کے آئین کو بری طرح پامال کررہے ہیں جو ناقابل برداشت ہے کہیں اسلامی نفاذ کی توہین کررہے ہیں اور کہیں سندھ میں مولانا احمد میاں حمادی کے صاحبزدگان کو اغوا کرکے ہراساں کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور حکومت خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے اور اگر اس طرح ہوتا رہا تو ملک کے دامن کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے لہٰذا حکومت قادیانیوں کی سازشوں کا سختی سے نوٹس لے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے جمعۃ المبارک کے موقع پر مرکزی جامع مسجد لورالائی میں خطاب کیا مولانا نے اپنے بیان میں فرمایا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں اور ملک عزیز کا امن و امان خراب کرنے کی شازش میں مصروف ہیں حکومت کو ان کا سختی سے نوٹس لینا چاہئے اور اگر بروقت نوٹس نہ لیا تو قادیانی ملک کے امن کو خراب کردیں گے اس سے ملک کا امن و امان خطرہ میں ہے پورے ضلع میں ایک قرارداد بھی منظور ہوئی جس میں لاہوری جھوٹے مدعی نبوت اور توہین رسالت کرنے والے یوسف کذاب کو سرعام پھانسی دینے اور سندھ میں مولانا احمد میاں حمادی کے صاحبزادگان کو اغوا کرکے تشدد کرنے والے قادیانیوں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے اور قادیانیوں کو آئین کا پابند بنانے کے مطالبات کئے۔ جن علماء کرام نے اس قرارداد کے حق میں تقریر بھی کی ان میں سے چند ایک مولانا محمد ممتاز صاحب' مولانا محمد آغا صاحب' مولانا نیاز الرحمان' مولانا نیاز الرحمان ناطق بالحق' مولانا محب اللہ صاحب' حاجی محمد اشرف' حاجی محمد شفیع صاحب اور دیگر علماء کرام شامل تھے۔

مولانا محمد حسین

ختم نبوّت اور خیر اُمّت

یہ امت جسے خیر امت کے پیارے لقب سے نوازا گیا۔ اسی بات کی دلیل ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہی کے سر مبارک پر ختم نبوت کا تاج رکھا گیا ہے۔ جب یہ امت انسانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ گئی اور روحانیت کے منازل و مراحل طے کر چکی تو خدا تعالیٰ نے سلسلہ نبوت ختم کر کے بار نبوت اسی امت کے کندھوں پر ڈال دیا اور یہ اس بار کو اٹھانے کی اہلیت رکھتی تھی۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی محنت و تبلیغ و رشد و ہدایت کا ثمرہ اور نتیجہ حضور اکرم کی توجہ اور تعلیم تربیت سے تیار شدہ یہ مقدس جماعت پاکیزہ گروہ اور بہترین طبقہ حضرات صحابہ کرامؓ ہی ہیں جنہوں نے اس امانت اور فریضہ کو کما حقہ ادا کیا۔ عرب ہی پر اکتفا نہ کیا بلکہ عرب سے باہر اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر گھربار بیوی بچے چھوڑ کر جنگلوں کو چل دیئے سمندر میں گھوڑے ڈال دیئے۔ پھر تابعین اور تبع تابعین کی قربانیاں قابل دید ہیں۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ ہر قرن اور صدی میں ایسے افراد پیدا ہوئے کہ جب بھی اسلام کی ناؤ گرداب و بھنور میں پھنسی فوراً" خدا نے کوئی ناخدا بنا کر بھیج دیا پھر کوئی تکلیف ایسی نہیں جو انبیاء کرامؑ نے دین کی خاطر برداشت نہ کی اور ان حضرات کو اس کا سامنا نہ کرنا پڑا ہو۔ ہر قسم کے ظلم و ستم کا تختہ مشق بنے لیکن اسلام پر آنچ نہ آنے دی۔ اور نامساعد حالات سے ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی پندرہ صدیوں میں نامعلوم کتنے فتنے اٹھے اور دین کے مٹانے کی خاطر کتنی تحریکیں چلیں کتنے ہی منصوبے بنائے گئے لیکن ہر فتنے کو دبایا ہر تحریک کا مقابلہ کیا۔ اور باطل کے ہر منصوبہ خاک میں ملایا' اس حقیقت کو حضرت قاری محمد طیب صاحبؒ نے بھی ایک مقام پر یوں بیان فرمایا ہے کہ جو فتنہ جس رنگ میں آیا اس کو پہچانا اور حیرت ناک مدافعت فرمائی۔ نہ صرف عارضی اور وقتی بلکہ قرآنی استنباط اور استخراج سے اس کے مقابلے میں مستقل فن مدون کر دیا۔ جو اس فتنہ سے دفاع کے لئے دوامی سامان بن گیا۔ مثلاً" فتنہ اگر عقل کے رستہ سے آیا تو متکلمین اسلام کھڑے ہو گئے اور انہوں نے علم کلام سے اس کا منہ توڑ جواب دیا۔ اگر فتنہ اخلاقی رنگ میں آیا تو عرفائے امت صوفیاء کرام نے قرآنی علوم و اخلاق سے اسے کچل دیا۔ اگر فتنہ نظم و سیاست کی لائن سے آیا تو خلفاء اسلام نے ان کے راستے بند کر دیئے۔ غرضیکہ کسی تحریک کو کامیاب نہ ہونے دیا' اور کسی فتنے کے پاؤں نہ جمنے دے۔ دین متین کا ماہتاب اسی طرح آب و تاب سے چمک رہا ہے۔ قرآن مجید میں الفاظ و حروف تو کجا اعراب کا فرق بھی نہیں آیا۔ حضور اکرم ﷺ کی چھوٹی سی سنت بھی گم نہ ہونے دی۔ دنیا اس بات میں متفق ہے اور واقعات شاہد ہیں کہ جس حیثیت سے مسلمانوں نے اپنے پیغمبر ﷺ کے اقوال و افعال کو محفوظ کیا۔ وہ دنیا کے لئے حیرت انگیز ہے' اور کسی قوم کے پاس اپنے قائد و رہبر کی اتنی مدت کے بعد اسی طرح زندگی کی ہر نقل و حرکت محفوظ ہو مشکل [illegible] میں ایسے باکمال لوگ پیدا ہوئے جس کی نظیر لانے سے تاریخ امم قاصر ہے۔ دین کی حفاظت کے لئے ایسے متحیر العقول کارنامے سرانجام دیئے جن سے بڑھ کر ناممکن تھا۔ علماء حق و ارثان نبوت نے جہاں سلطنتوں سے ٹکر کھائی وہاں جہالت کے اندھیروں میں علم کی ضیاء پاشی کی اور ظنون و اوہام کے مقامات کو علم و اخلاق کا گہوارہ بنایا۔

یہ ٹھیک ہے مسلمانوں پر نازک دور بھی گزرے ہیں' عروج و زوال ہوتا رہا ہے' مگر کسی دور میں نئے پیغمبر کی ضرورت نہیں پڑی' ہمیں بجا طور پر فخر ہے اپنے اسلاف پر کہ انہوں نے دین کی چھوٹی چھوٹی بات کو جان جوکھوں میں ڈال کر یوں محفوظ کیا جیسے کسی نئے نبی کی انتظار نہ ہو۔ جب بھی لوگوں میں تعطل پیدا ہوا اپنے اپنے وقت میں ایسے ایسے مفکر اور مجدد و داعی اور مصلح پیدا ہوئے جنہوں نے پوری قوت اور وضاحت کے ساتھ توحید و سنت کی دعوت دے کر الا للہ الدین الخالص کا نعرہ بلند کیا۔ اور ذہنی غلطیوں کی بڑھتی ہوئی رو کو روکا کوئی کمی نہیں رہنے دی جس کو نبوت پورا کرے۔ بدعات و توہمات اور خرافات کو ختم کیا۔ انبیاء علیہم السلام کے طریق پر دعوت دے کر اس امت کو ایمان و یقین اور عمل صالح کی صحیح اسلامی زندگی پیش کی۔ یہ کار نمایاں انجام دینے کے باوجود نئی نبوت کا دعویٰ نہ کر کے زبان و حال و قال سے ختم نبوت کا اعلان کر دیا۔ اور شریعت کے بحر امواج میں غواص کر کے صدیوں بعد بھی وقت کے مسائل کا حل بتا دیا۔ ہم کو صرف اقوال ہی نہیں ملے بلکہ ہمارے سامنے اعمال و احوال بھی ہیں۔ صرف کتاب کے قوانین و ضوابط ہی نہیں دیئے گئے کہ پھر سمجھانے کے لئے کسی نبی کی ضرورت پڑے بلکہ زیور عمل سے آراستہ و پیراستہ وہ نفوس قدسیہ بھی دیئے جنہوں نے اپنی خداداد صلاحیت اور بے پناہ

قراست و بصیرت حسن استعداد‘ لیاقت و قابلیت سے دین کی جامعیت اور کاملیت کو نکھار کر سامنے رکھ دیا۔ جس سے ثابت ہوگیا کہ نہ نئے دین کی ضرورت ہے اور نہ نئے نبی کی۔

دین میں مختلف شعبے اور پہلو ہیں مگر کوئی بھی تشنہ تکمیل نہ رہا۔ آپ جس طرف بھی دیکھیں گے محو حیرت ہوں گے دوسری طرف خیال بھی نہیں جائے گا۔ اس کی وسعت کے دیکھنے اور سوچنے سے اس کے آخری ہونے کا یقین آتا ہے۔ جناب حضور اکرم ﷺ کی تعلیم و تربیت کا اثر ہر دور میں مختلف رنگوں میں موجود رہا ہے کہیں ائمہ اجتہاد امام ابو حنیفہؒ ”امام مالکؒ“ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ عظیم المرتبت ہستیاں نظر آرہی ہیں۔ کہیں ائمہ حدیث امام بخاریؒ امام مسلمؒ اور امام ابوداؤدؒ جیسی جلیل القدر شخصیتیں دکھائی دیتی ہیں۔ کہیں ائمہ حکمت و حقائق امام غزالیؒ‘ امام رازیؒ اور ابن عربی جیسے باکمال لوگ موجود ہیں۔ کہیں ائمہ تصوف و روحانیت حضرت جنید بغدادیؒ بایزید بسطامیؒ اور معروف کرخیؒ جیسے نفوس قدسیہ سامنے آتے ہیں۔ کہیں طارق بن زیادؒ محمد بن قاسمؒ جیسے قابل فخر جرنیل اور صلاح الدین ایوبیؒ محمود غزنویؒ جیسے عظیم فاتح تاریخ کی زینت بنتے ہیں۔

غرض گلہائے رنگارنگ سے چمن امت کی رونق اور بہار قابل دید ہے۔ اور اسی سے دو قدم آگے بڑھیں تو آپ کو صحابہ کرامؓ کا مقدس طبقہ نظر آئے گا۔ جو من حیث الطبقہ مقدس اور معیار حق ہے۔ خصوصاً خلفائے راشدین جو رنگ نبوت میں بالکل رنگے جاچکے ہیں۔ ان محسنین امت کے احسان امت کبھی نہیں بھلا سکے گی۔ انہوں نے نبوت کا کام بخوبی سرانجام دیا لیکن غور کرنے کی بات ہے کہ باوجود ان کمالات کے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ اس حقیقت کو دیکھنے سے مسئلہ ختم نبوت کی ہدایت کا الشمس فی نصف النہار ہوجاتی ہے۔ ملت اسلامیہ کی ان مایہ ناز شخصیتوں کا وجود مسعود ختم نبوت کی کھلی دلیل ہے۔ ایک ایک مرد مجاہد کی زندگی کو دیکھ کر ختم نبوت کا یقین آتا ہے‘ میں کہتا ہوں کہ ختم نبوت کی دیوار ہی درمیان میں حائل تھی۔ اگر نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو یہ لوگ فہرست انبیاء میں نظر آتے۔ اگر انہوں نے دعویٰ نہیں کیا اور ہرگز نہیں کیا تو یقین کرلو کہ نبوت کا دروازہ بند ہوگیا ہے۔

یہاں ذہن کا کانٹا تبدیل کرکے ایک بار نئے مدعیان نبوت کی سیرۃ پر نظر ڈالیں تو بے ساختہ کہیں گے۔

نبی ہونے کا ہوتا تھا جن پر گماں
وہ تو ختم نبوت کے تھے پاسباں
جس سے انسانیت بھی شرما گئی
اس نے دعویٰ کیا الاماں الاماں

ہمارے اسلاف دیگر امم کے رہبانوں کی طرح جنگل کی طرف نکل کر حالات سے شکست خوردگی کا ثبوت نہیں دیتے۔ یہ سیاست و ریاضت کے جامع بوریہ نشین تاج ور رات کو کچھ ھے کی پیٹھ پر مسجد میں قیام و سجود اور گریہ زاری کرتے ہیں۔ تو دن کو گھوڑے کی پشت پر میدان جہاد میں دوڑ دھوپ اور نیزہ بازی کرتے ہیں۔ رات کو ہاتھ میں تسبیح اور دن کو تلوار ہے۔ زہد و تقویٰ میں بے مثل علم و اخلاق کا مرقع یہ ہے آخری نبی کی آخری امت جن پر فرشتے بھی رشک کرتے ہوں گے بتایئے ان کے ہوتے ہوئے کسی نئے نبی کی کیا ضرورت ہے کہ وہ تبلیغ دین کا کام کرے آخر نبوت جیسا اہم کام اور اعلیٰ منصب یوں عبث اور بے مقصد تو نہیں ہوتا۔ جب مقصود نبوت پورا ہورہا ہے پھر نبوت کا امکان و وقوع کیا معنی رکھتا ہے؟ جب امت کا ایک ایک مرد مجاہد میدان میں اٹھ کر اپنی جرات وجدانہ اور کیفیت عاشقانہ سے زمانے کا بہتا ہوا دھارا بدل دیتا ہے اور ایک ایک جانباز کی آواز صور اسرافیل بن جاتی ہے۔ جس سے ہزاروں نہیں لاکھوں کی زندگیاں بدل جاتی ہیں۔ ان حضرات میں سے کسی کی زندگی پر تبصرہ کیا جائے اور کسی کو چھوڑا جائے‘ ”ہر گل را رنگ و بوئے دیگر است“ ان کے جزوی واقعات بھی بخوف طوالت بیان نہیں کئے جاسکتے‘ تاریخ اسلام کے سنہری ورق الٹئے اور اندازہ کیجئے کہ مسلمان کہاں سے کہاں تک پہنچے ہیں۔ اور کیا کیا کارنامے دکھائے ہیں‘ کس صورت حال سے ختم نبوت کا اعلان کرتے رہے ہیں۔

جن تاتاریوں نے پورے عالم اسلام کو پامال کیا ہم ان سے یوں مرعوب ہوئے کہ ان کی شکست محال سمجھی جانے لگی۔ اس وقت میں پوچھتا ہوں کونسا نبی آیا جس نے اسلامی بیڑے کو پار لگایا۔ خدا نے تاتاری سلاطین مسلمان کرکے صنم خانے سے کعبے کے لئے پاسبان مہیا کردیئے‘ کیا یہ ختم نبوت کی دلیل نہیں کہ جو کام نبوت کا تھا بغیر نبوت کے ہوا‘ اور پھر دیکھئے جب اکبر حکومت زور سے دین اور لادینیت میں ادغام کررہا ہے اس وقت کون اٹھا اور کس نے اپنے ایمان و یقین عزم و توکل سے وقت کے بہتے ہوئے دریا کا رخ موڑنے کا فیصلہ کیا اور اندرون سلطنت وہ انقلاب لایا کہ اکبر کے تخت پر تقویٰ و پرہیزگاری کا مرقع علم و اخلاق سے مزین‘ حمیت دین سے لبریز وقت کا ولی حضرت اورنگ زیب عالمگیر جیسا مرد صوفی نظر آیا یہ تبدیلی لانا نبوت کا کام تھا۔ جس کو بغیر نبوت کے امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ شیخ احمد سرہندیؒ نے سرانجام دیا۔ بتایئے اب نبوت کا دعویٰ کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ ان کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے خاندان نے دین کی خدمت میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے پھر اس فکر پر دارالعلوم دیوبند کی

(آ، صفحہ)

مفتی محمد جمیل خان

بارھویں سالانہ ختم نبوّت کانفرنس برمنگھم

قائدین ختم نبوّت کا اظہارِ خیال

امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خان محمد زید مجدہم

بارھویں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد برمنگھم کی سینٹرل جامع مسجد میں ہو رہا ہے۔ یہ کانفرنس اس سلسلے کی کڑی ہے جس کا آغاز آج سے ۱۲ سال قبل ۱۹۸۵ء میں کیا گیا تھا۔ اس کانفرنس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کے خلاف کسی قسم کا مذموم پروپیگنڈہ نہیں اور نہ ہی اس کانفرنس کا مقصد فرقہ واریت کو ہوا دینا ہے۔

اس کانفرنس کے تین اہم مقاصد ہیں:

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے امت کی وابستگی کو مضبوط بنانا اور یہ واضح کرنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ساتھ تعلق کے اعتبار سے ہی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرف اور اعزاز حاصل ہے۔

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے مقابلے میں جھوٹے مدعیان نبوت کے عقائد سے امت مسلمہ کو آگاہ کرنا اور مسلمانوں کو ان عقائد سے متاثر ہونے سے روکنا۔

(۳) پاکستان اور عالم اسلام کے خلاف منکرین ختم نبوت کے مذموم پروپیگنڈوں کا موثر جواب دینا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سابقہ تاریخ گواہ ہے کہ مجلس نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیوں کے عقائد کے رد میں ہمیشہ پرامن طریقہ اختیار کیا یہی وجہ ہے کہ گزشتہ پچاس سال سے پاکستان میں قیام پاکستان سے قبل برصغیر پاک وہند میں اس جماعت کی کارکردگی کو کبھی غیر آئینی قرار نہیں دیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا طریقہ یہ ہے کہ وہ جلسوں اور سیمیناروں کے ذریعے مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کرتے ہیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کے غلط عقائد کو مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہم اللہ علیہ اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگیوں کو اس مشن کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ یہ حضرات ایک ایک گاؤں جاکر پرامن انداز میں لوگوں کو عقیدہ ختم نبوت سے آگاہ کرتے ہوئے اس بات کی تلقین کرتے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے وابستہ رہ کر ہی کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پرامن تحریک کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آج تک کسی عالم دین نے تشدد کی تلقین نہیں کی' اس وقت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جلسے میں ایک ایک لاکھ سے زائد افراد اور جانثاران ختم نبوت شریک ہوتے تھے۔ اگر آپ تشدد کا راستہ اختیار کرتے تو مجمع کو حکم دے سکتے تھے کہ قادیان پر حملہ کرو' لیکن آپ نے قوت اور طاقت کے باوجود ایسا نہیں کیا۔ گزشتہ تیرہ سال سے انگلینڈ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے ان تمام کانفرنسوں میں کبھی کوئی ایسی تقریر نہیں کی گئی جس سے تشدد کا ہلکا سا شائبہ بھی محسوس ہوتا ہو اس کے مقابلے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے موجودہ نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر مسلسل پاکستان' مسلمانان پاکستان اور علماء کرام کے خلاف غلیظ اور جھوٹا پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں اور گزشتہ رمضان المبارک سے انہوں نے یورپ میں اپنی جماعت کے ممبران کو اس کام پر لگایا ہوا ہے کہ وہ پاکستان اور پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف بددعاؤں میں مصروف ہوجائیں کہ پاکستان تباہ ہوجائے۔ ایک ایسا ملک جس کی وہ تباہی کے درپے ہیں اس کے باوجود اس کے ساتھ اخلاص کا دعویٰ کرتے ہیں یہ منطق سمجھ سے بالا تر ہے۔ اس صورت حال میں ۱۰ اگست کو برمنگھم میں حسب سابق بارھویں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں پاکستان' ہندوستان' بنگلہ دیش اور افریقہ' بیلجیم' جرمنی کے علماء کرام خطاب کریں گے۔ اس کانفرنس کے فوائد میں سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ ہم سب مل کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور اس طرح اس قافلے میں شامل ہوجاتے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ میں مصروف ہے انشاء اللہ

اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ قیامت کے دن حضور آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست مبارک سے ہمیں سیراب فرمائیں گے۔

نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی مؤلف تحفہ قادیانیت

عقیدہ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر اسلام اور اسلامی تعلیمات کی اساس ہے۔ اس لئے رب العزت نے قرآن کریم میں واضح ارشاد فرمایا:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور آخری نبی (خاتم النبیین) ہیں۔"

قرآن کریم کی تقریباً" سو آیات کریمہ میں بلاواسطہ اور بلواسطہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین کی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو سے زائد احادیث نبویہ میں اس عقیدہ کی مکمل طور پر وضاحت فرمائی ہے۔ ان میں بعض احادیث متواتر ہیں جن کو ۳۰ اور ستر ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے بیان فرمایا ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف باقاعدہ جہاد کیا۔ امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے فقہ کی کتابوں میں تصریح کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے امکان کا بھی تصور کرنا کفر ہے۔ اسی بناء پر امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک ایک ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جو کسی جھوٹے مدعی نبوت سے اس کی نبوت کے حق میں دلیل طلب کرے۔ کیونکہ اس شخص نے جھوٹے نبی سے دلیل طلب کرکے اس عقیدہ کا اظہار کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت آسکتی ہے۔ امت مسلمہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق اور محبت اور آپ کی عظمت کا احساس اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان کا عقیدہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ شرکت اسی طرح کفر ہے جس طرح خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ قابل فخر ہیں وہ نوجوان اور جانثاران ختم نبوت جن کو اللہ تعالیٰ نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رضاکار قافلہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے وہ سپاہی ہیں جن کے بارے میں محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ نے بشارت دی تھی کہ ان کو قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ ۱۸۸۰ء سے جب سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ملہم، مجدد، مسیح موعود، اور نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو علماء حق کا یہ قافلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے میدان عمل میں اتر آیا۔ اس طرح اس قافلے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظین کی حیثیت اختیار کرلی۔ اس وقت سے لے کر آج تک اس تحریک میں مختلف مراحل آئے لیکن الحمدللہ قافلہ ختم نبوت کے سپاہیوں کے قدم متزلزل نہیں ہوئے۔ جیل، مقدمات اور سزائیں ان پر ابتلا بن کر آئیں لیکن وہ اس میں سرخرو ہوتے چلے گئے۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس کے بعد جھوٹے مدعیان نبوت کے پیروکاروں کا طریقہ تبلیغ تبدیل ہوگیا۔ آج وہ ڈش انٹینا، انٹرنیٹ، اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے خلاف مصروف عمل ہیں۔ نوجوان سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہے ہیں۔ مال و زر اور نوکریوں کے لالچ دیکر گمراہ کرنے کی کوشش کی جاری ہے۔ اس لئے جانثاران ختم نبوت کی ذمہ داری زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ بارھویں ختم نبوت کانفرنس مسلمانوں میں اس ذمہ داری کا احساس دلانے کے لئے برمنگھم میں ۱۰ اگست کو منعقد کی جاری ہے۔ میں مسلمانان یورپ سے درخواست کروں گا کہ اس وقت جس تیزی سے لادینی فتنے اسلام پر حملہ آور ہورہے ہیں ان میں منکرین ختم نبوت اور جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ سب سے بڑا ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کو اپنے آپ کو عقیدہ ختم نبوت کے مضبوط اسلحے سے لیس ہوکر ان کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ آج آپ ختم نبوت کے مبلغ بن جائیں۔ گلی گلی کوچہ کوچہ محبت اور پیار کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو عام کریں۔ قادیانی نوجوانوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ ان کو انجام بد سے آگاہ کریں۔ ہر مسجد میں دفتر ختم نبوت قائم کریں، الحمدللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اردو، انگریزی، سندھی، فارسی زبان میں مختلف رسالے اور کتابیں شائع کی ہیں۔ اور وہ ہر دفتر میں بلامعاوضہ مل جاتیں ہیں۔ ایک ایک شبہ کا جواب دیا گیا ہے۔ میری کتاب تحفہ قادیانیت کی تعلیم سبقاً" سبقاً" ہر مسلمان کو دی جائے۔ انشاء اللہ اس طرح ہر مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے لحاظ سے اتنا مضبوط ہوگا کہ بڑے سے بڑا فرد بھی اس کو گمراہ نہیں کرسکے گا۔ یہی پیغام ہر مسلمان تک پہنچانا کانفرنس میں شریک ہونے والے ہر جانثار ختم نبوت کی ذمہ داری ہے۔

مولانا سمیع الحق سیکریٹری جنرل جمعیت علماء اسلام

لادین قوتوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی کہ مسلمانوں میں کسی نہ کسی طرح انتشار پیدا کیا جائے۔ برصغیر پاک و ہند میں جب انگریزوں نے

مسلمانوں کی حکومت پر قبضہ کیا تو پادریوں کے غول کے غول ہندوستان کی طرف متوجہ ہوئے اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم شروع کی۔ علماء حق میدان میں اترے اور ان پادریوں کے حملوں کو ناکام بنایا۔ اس حربے میں ناکامی کے بعد جھوٹی نبوت کا شوشہ چھوڑا گیا۔ اور مسلمانوں کو مسیح موعود اور ظلی بروزی نبوت کے نام پر دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مسلمانوں کو اس دھوکے سے بچانے کے لئے بڑی قربانیاں دیں۔ برصغیر اور پاکستان کے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت فرمائی' پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد ان لوگوں نے یورپ اور افریقی ممالک کی طرف رخ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ان کا تعاقب کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی یہ کانفرنس اس سلسلے کی ایک تبلیغی کوشش ہے اللہ تعالی شرف قبولیت عطا فرمائے۔

مولانا محمد ظہیر راگی سیکریٹری جنرل جمعیت علماء افریقہ

اس وقت دنیا میں مسلمانوں کی نشاۃ ثانیہ کے حوالے سے کفار میں بہت تشویش پائی جاتی ہے۔ تمام تر لادینی قوتیں مسلمانوں کو کمزور کرنے کے عمل میں مصرف ہیں۔ جہاد افغانستان کے بعد ان لادین قوتوں کے عزائم کھل کر سامنے آگئے ہیں۔ ان حالات میں مسلمانوں میں زیادہ یکجہتی کی ضرورت ہے۔ لیکن بعض قوتیں مسلمان بن کر انتشار پیدا کرنے کی کوشش کررہی ہیں۔ ان میں ہی قادیانی جماعت ہے' میڈیا کے ذریعے قادیانی جماعت زبردست پروپیگنڈہ میں مصروف ہے۔ ان حالات کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات قابل قدر ہیں۔ خصوصاً" مسلم وسطی ایشیائی ریاستوں میں جس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کا راستہ روکا اور بخارا میں ان کی عبادت گاہ قائم ہونے نہیں دی اور پانچ لاکھ سے زائد قرآن مجید تقسیم کئے۔ اور کئی مساجد تعمیر کیں اس کی وجہ سے وسطی ایشیائی ریاستوں میں گمراہی کا یہ راستہ بند ہوگیا۔ یورپ کی یہ کانفرنس بھی انشاء اللہ یورپ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں اہم کردار ادا کرے گی۔

مولانا سعید احمد پالن پوری استاد حدیث دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں دین کی اشاعت کے لئے بھرپور کام کیا۔ انگریز جس وقت برصغیر سے اسلام کو مٹانے کی کوشش میں بھرپور محنت کی۔ آج دنیا کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں دارالعلوم دیوبند کے علماء کرام خدمت دین میں مصروف نہ ہوں۔ دین کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جہاں دارالعلوم دیوبند کے فضلاء خدمات انجام نہ دے رہے ہوں۔ عقیدہ ختم نبوت کے کام کا آغاز بھی دارالعلوم دیوبند سے ہوا۔ محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علماء کرام کو جمع کرکے حکم دیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ الحمدللہ اس وقت سے لے کر آج تک یہ جماعت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں ہے۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لئے اس جماعت کی طویل جدوجہد ہے۔ یورپ' افریقہ' امریکہ' جرمنی بیلجئم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر دن رات عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کوشاں ہیں۔ مختلف شبہات کے جوابات پر مشتمل اس موضوع پر لٹریچر بھی قابل تعریف ہے۔ گزشتہ کچھ سال سے ہندوستان میں پھر قادیانیوں نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کردیا ہے جس کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تعاون سے شعبہ ختم نبوت قائم کیا ہے۔ برمنگھم کانفرنس میں ہر سال دارالعلوم دیوبند اور جمعیت علماء ہند کے نمائندہ علماء کرام شرکت کے لئے تشریف لاتے ہیں اس وقت ذرائع ابلاغ کے ذریعہ قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا موثر جواب بہت ضروری ہے۔ امید ہے کہ موجودہ کانفرنس اس سلسلے میں بہترین لائحہ عمل طے کرے گی۔

مولانا سید محمد اسعد مدنی جمیعت علماء اسلام ہند

علماء

حق کا ہمیشہ سے ہی یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اللہ تعالی کی رضا اور قرب کے حصول کے لئے اللہ تعالی کے دین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احکام دنیا تک پہنچاتے رہے ہیں۔ اور دین حق کے مقابلے میں جو لادین قوتیں مصروف عمل ہوئی ہیں ان کے خلاف بھی یہ علماء کرام سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اسلام کے خلاف ان کے عزائم کو ناکام بنادیتے ہیں۔ گویا ایک طرف اگر دین کی اشاعت علماء کی ذمہ داری ہے تو دوسری طرف دین کے خلاف ریشہ دوانیوں کو روکنا بھی علماء کا فریضہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم "امربالمعروف' نیکی کا حکم اور نہی عن المنکر برائیوں سے روکنا" دونوں کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہی لادین قوتوں نے کام شروع کردیا تھا۔ حضرت صدیق اکبر نے ان سب کا مقابلہ کیا امت نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اس سنت کو زندہ رکھا اور ہر لادینی اور باطل فتنے کا مقابلہ اپنا فریضہ جانا۔ برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں نے مسلمانوں کی غلامی کو برقرار رکھنے کے لئے بہت سارے فتنے کھڑے کئے ان میں سے سرفہرست باطل فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی کا تھا۔ ہندوستان کے ضلع گورداسپور کے ایک قصبہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد

قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ علماء حق نے مشترکہ طور پر اس کا رد کیا۔ قیام پاکستان کے بعد اس کا رخ پاکستان کی طرف ہو گیا۔ پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار پانے کے بعد اس گروہ نے یورپ اور انڈیا کی طرف دوبارہ رخ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے انگلینڈ اور یورپ و افریقی ممالک میں اس کی لادینی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے کے لئے جو کانفرنسوں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کی وجہ سے الحمدللہ ان علاقوں کے مسلمان گمراہ ہونے سے محفوظ ہو گئے ہیں۔ اب انڈیا میں جمعیت علماء ہند نے حکومت ہندوستان سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جو اپنے آپ کو احمدی کہہ کر مسلمانوں کی صفوں میں گھسنا چاہتے ہیں ان کو غیر مسلم اقلیت کی حیثیت دی جائے۔ کیونکہ عالم اسلام کی تمام حکومتوں کے نزدیک ان کی حیثیت غیر مسلم کی ہے۔ میں کانفرنس میں شریک تمام لوگوں سے اپیل کروں گا کہ وہ ہندوستان کی حکومت کو خطوط ارسال کریں کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم کی حیثیت دے۔

مولانا فضل الرحمٰن امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے تمام مذہبی جماعتوں کا وہ مشترکہ پلیٹ فارم ہے جس کا بنیادی مقصد عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس پلیٹ فارم سے گزشتہ ایک سو سال سے علماء کرام نے جو خدمات انجام دیں ہیں وہ تاریخ میں سنہری حروفوں سے لکھی جائیں گی۔ مسلک و مشرب کو بالائے طاق رکھ کر ہر مکتبہ فکر کے علماء کرام اس جماعت کے مرہون منت ہیں کہ اس نے اس اہم فریضہ کو کما حقہ ادا کیا۔ اب جبکہ پاکستان سے باہر جھوٹے مدعیان نبوت کے پیروکاروں نے مختلف حربوں سے مسلمانوں اور نوجوانوں کو گمراہ کرنے، مرتد بنانے اور ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے الگ کر کے اپنے جھوٹے مدعی نبوت کے دامن سے وابستہ کرنے کی جو جدوجہد شروع کی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام اس کے سدباب کے لئے کوشاں ہیں اور گزشتہ پندرہ سال سے وہ یورپ اور دیگر افریقی ممالک میں مصروف عمل ہیں۔ بارہویں ختم نبوت کانفرنس اس سلسلے کی سب سے اہم کڑی ہے، اس کانفرنس کی کامیابی مسلمانوں کی قوت کا اظہار ہے اس لئے میں یورپ کے تمام مسلمانوں اور تمام مذہبی جماعتوں خصوصاً جمعیت علماء برطانیہ سے اپیل کروں گا کہ وہ اس کانفرنس کو بھرپور کامیاب بنائیں اور یورپ میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں اس کا راستہ روکنے کے لئے اور مسلمانوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو لائحہ عمل تیار کرے۔ تمام مسلمان اس پر عمل کر کے قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے مستحق بنیں۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدر جمعیت علماء پاکستان

مسلمانوں کو گمراہ کرنے یا اسلام کو نقصان پہنچانے کے لئے جب بھی لادین قوتوں نے شوشہ چھوڑا۔ علماء کرام نے متحد اور مشترکہ جدوجہد کے ذریعے اس کو ناکام بنایا خاص طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے حوالے سے مسلمانوں نے کبھی بھی غفلت اور سستی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ برصغیر پاک و ہند میں جب ۱۸۸۰ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹے دعوے شروع کئے تو تمام علماء کرام نے مشترکہ طور پر ان کے خلاف جدوجہد شروع کی۔ ۱۹۵۳ء میں جبکہ قادیانیوں نے پاکستان میں انتشار پیدا کرنے کے لئے گڑبڑ شروع کی تو علماء کرام نے مشترکہ طور پر تحریک ختم نبوت چلائی۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے مشترکہ بل میں نے اسمبلی میں پیش کیا۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ، مولانا یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلائی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ اب جبکہ قادیانی گروہ یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں عقیدہ ختم نبوت کے خلاف مصروف عمل ہے تو تمام علماء کرام مل کر مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے جدوجہد میں مصروف ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی برمنگھم میں ہونے والی کانفرنس علماء کرام کی مشترکہ جدوجہد کا ایک تسلسل ہے تمام مسلمانوں کو اس میں بھرپور شرکت کرنی چاہئے۔

مولانا عبدالقادر روپڑی صدر جمعیت اہلحدیث پاکستان

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا اس کا اعلان فرمایا کہ آپ آخری نبی ہیں۔ قرآن کریم نے بھی اس عقیدہ کی وضاحت کردی۔ اس کے باوجود ہر دور میں مختلف لوگوں نے جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ برصغیر پاک و ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی نے تدریجی طور پر مختلف دعوے کئے اور آخری دعوے میں اپنے آپ کو نعوذباللہ محمد اور احمد قرار دیا۔ علماء حق نے اس کی تردید و سلسلہ شروع کیا جو آج تک جاری ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس سلسلے میں مسلمانوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے برمنگھم کانفرنس یورپ میں اس کام کے سلسلے میں بہترین لائحہ عمل ہے تمام مسلمان اس میں شرکت کرکے جانثاران ختم نبوت میں اپنا نام شامل کرائیں۔

بقیہ : خیر امت

بنیاد رکھی گئی جس سے پورا عالم مستفید و مستفیض ہوا جہاں سے حضرت نانوتویؒ اور گنگوہیؒ کے تربیت یافتہ حضرت شیخ الہندؒ جیسے جوان پیدا ہوئے جن کی فیض نظر سے حکیم الامت حضرت تھانویؒ خاتم المحدثین علامہ انور شاہ کشمیریؒ، شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ جیسے لوگ تیار ہوئے جنہوں نے ختم نبوت کی چوکیداری کا حق ادا کردیا۔

جواب آں غزل

حریفانِ حرم کی عفت مآبی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:**وقتلوھم حتی لاتکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھو فلا عدوان الا علی الظلمین**(بقرہ۔ ۱۹۳)

ترجمہ:"اور ان سے اس وقت تک لڑتے رہنا کہ فساد نابود ہو جائے اور ملک میں اللہ ہی کا دین ہو جائے اور اگر وہ (فساد سے) باز آجائیں تو ظالموں کے سوا کسی پر زیادتی نہیں کرنی چاہئے۔

دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں "خدا کے نیک بندے وہ ہیں جو جھوٹ پر گواہ نہیں بنتے اور جب کسی نامناسب فعل کے پاس سے گزرتے ہیں تو خودداری کے ساتھ گزر جاتے ہیں۔" (فرقان آیت ۷۲)

رسول آخرین محمد عربیؐ کی سیرو طیبہ شفقت ورحمت' عفوودرگزر محنت ومروت' اخلاق کریمانہ اور خصائل رحیمانہ کا بہترین نمونہ ہے۔

ملتا نہیں ہے کیا کیا دو جہاں کو ترے در سے
اک لفظ نہیں ہے جو ترے لب پہ نہیں ہے

خاتم الانبیاؐ نے اپنی ذات کے بارے میں کبھی کسی سے انتقام نہ لیا مگر منصب رسالت پر حملہ ہوا یا محرمات الٰہی پہ زد پڑے' شعائر اللہ کی بے حرمتی ہو یا حق وباطل کے خلط ملط ہونے کا خدشہ ہو وہاں آپؐ نے اسلامی غیرت وحمیت کا فوری اظہار فرمایا تاکہ کسی بھی شک وشبہ کی گنجائش نہ رہے' فتح مکہ کے موقع پر آپؐ نے اپنے جانی دشمنوں کے لئے بھی عام معافی کا اعلان فرمایا لیکن اس کے باوجود چند اشخاص کو اس معافی سے مستثنیٰ کردینا اسلامی غیرت وحمیت کا واضح ثبوت ہے۔ مثلاً "عبداللہ ابن خطل وغیرہ۔ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے منصب رسالت کی توہین کی تھی' یا حدوداللہ کے توڑنے پر قصاص کے مستحق تھے یا جن کا چھوڑ دینا شریعت اسلامیہ میں کسی شک وشبہ پیدا کرنے یا فساد کا موجب بن سکتا تھا۔ جو لوگ اپنے مطلب کے لئے سیرت نبویؐ کو گھما پھرا کر "رواداری" پر لے آنے کے عادی ہیں انہیں السنن الکبریٰ صفحہ ۲۰۵' جلد ۸' صحیح بخاری اور الصارم المسلول کے درج ذیل حوالے کو غور سے پڑھنا چاہئے۔

عبداللہ ابن خطل کا قتل...... دینی غیرت وحمیت کا عمدہ نمونہ:

"حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اس حال میں کہ آپؐ کے سر پر خود تھا' پس جب آپؐ نے خود اتارا تو آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسے قتل کردو۔" (صحیح بخاری صفحہ ۲۴۷' جلد ۲)

دین فطرت' دین اسلام اخوت' مساوات' ایثار' عفوودرگزر اور رواداری جیسے سنہری اصولوں کا علمبردار ہے لیکن اپنے پیروؤں کو بے غیرتی کا سبق ہرگز ہرگز نہیں دیتا کہ دشمنان اسلام جو کچھ کرتے ہیں کرتے رہیں تم آنکھیں بند کرلو' ہونٹ سی لو چاہئے امت مسلمہ کے احیاء' ملی اقدار کی بقاء' اسلامی تشخص کی ضیا' دینی غیرت وحمیت کی فضا اور اسلام کے عملی نفاذ کی آواز بلند ہو اسے دبا دیا جائے بلکہ اسے یہ کہہ کر فنا کردیا جائے کہ اسلام تو بس رواداری کا دین ہے... ایسا ہرگز نہیں ہے!!

حریفان حرم کا یہ موقف کہ "اسلام تلوار سے نہیں پھیلا" اسلامی تعلیمات کے قطعاً" خلاف ہے۔ رسول آخرینؐ کی سیرت طیبہ گواہ ہے کہ آپؐ خود مجاہدین کے سب سے بڑے سردار تھے اور ہراول دستہ کی قیادت خود فرماتے تھے..... چنانچہ جب جنگ کا بازار خوب گرم ہو جاتا اور صحابہ کرامؓ آپؐ کے گرد حصار باندھنے کی کوشش کرتے تو رسول اللہؐ کو دشمن کے سب سے قریب پاتے۔

رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تیئس سالہ دور نبوت میں تقریباً" تیئس مرتبہ میدان جنگ میں خود حصہ لیا اور تقریباً" ۴۷ سرایا بھیجے جن سے اسلام اور دینی غیرت وحمیت' اسلام اور جہاد کا تعلق اور اس کی ضرورت واضح ہو جاتی ہے۔ جنگ احد میں آپؐ نے یہ شعر پڑھتے جاتے تھے اور تلوار سے لڑتے جاتے تھے۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

رسول آخرینؐ نے "واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف" (صحیح بخاری صفحہ ۳۹۵ جلد ۱)

ترجمہ:"یقین جانو جنت تلوارں کے سائے میں ہے۔"

کا عملی مظاہرہ کرکے امت کو دینی غیرت وحمیت کا عملی سبق دیا۔ رواداری کا راگ الاپنے والوں سے میں پوچھتا ہوں کہ کیا وہ رسول اللہؐ کے دینی غیرت وحمیت کے اس عملی سبق کا انکار کرسکتے ہیں؟ رہی یہ بات کہ "قادیانیوں کو کافر ماننے کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی بات نہ سنی جائے" تو عرض ہے کہ اہل حق تو کہتے ہیں کہ قادیانیوں کی بات ہرگز نہ سنی جائے اسلئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو قادیان کے دہقان زادے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں جو اپنے آپ کو (نعوذباللہ) اللہ کی

یوں کہتا ہے 'رسول آخرین' کی توہین کرتا ہے اور اپنے آپ کو خاصہ کائنات محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم سے شان میں بڑھ کر بتاتا ہے' کعبۃ اللہ اور مدینہ منورہ کے متوازی قادیان کی زیارت کو افضل قرار دیتا ہے' ایک ایسا شخص جس کو دن میں سو سو مرتبہ پیشاب آتا ہو مراق اور مالیخولیا کا مریض بھی ہو جس نے صیہونی طاقتوں کے مخصوص سیاسی مفادات کی تحفظ کے لئے مسلمانان برصغیر کے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے دینی غیرت وحمیت سے تہی دامن کرنے کے لئے' امت مسلمہ میں افتراق پھیلانے کے لئے اپنی پوری زندگی تباہ کی ہو۔ ایسے شخص کو نبی ماننے والے قادیانیوں کی بات کیونکر سنی جائے' جو لوگ دین اسلام کے خلاف مرزا قادیانی کی امت کی بات سننے کی دعوت دیتے ہیں ان کو اگر قادیانی یا قادیانی نواز کہہ دیا تو کونسا جرم کیا ہے؟۔

"حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ توراۃ کا ایک نسخہ کہیں سے لائے اور حضور اقدسؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ توراۃ لایا ہوں اور یہ کہہ کر اس کو پڑھنا شروع کردیا۔ حضورؐ کو یہ بات ناگوار گزری اور چہرہ انور متغیر ہوگیا حضرت ابوبکرؓ نے چہرہ انور کو دیکھ کر حضرت عمرؓ سے ارشاد فرمایا تجھے موت آجائے دیکھتا نہیں ہے کہ چہرہ انور پر غصہ کے آثار ہیں حضرت عمرؓ اس کو پڑھنے میں مشغول تھے دفعتاً حضورؐ کے چہرہ کو دیکھا تو ڈر گئے اور بار بار کہنا شروع کردیا "میں اللہ کے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غصے سے اور اس کے رسولؐ کی غصے سے" ہم لوگ اللہ کو رب ماننے پر راضی اور خوش ہیں' نیز اسلام کو اپنا مذہب بتانے پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر۔"

حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود ہوں اور تم لوگ مجھے چھوڑ کر ان کا اتباع کرو تو سیدھے راستہ سے گمراہ ہو جاؤ اگر موسیٰ علیہ السلام میری نبوت کا زمانہ پاتے تو میرا اتباع کرتے۔" (مشکوۃ بحوالہ الاعتدال ص ۱۳۲)

میں رواداری کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ سننے کی دعوت دینے والوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا رسول آخرینؐ کے اس فعل کو معاذاللہ! غیر روادارانہ قرار دیں گے؟۔ "یقیناً" یہ جرات کوئی نہیں کرسکتا کیونکہ خاصہ کائنات خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل تقاضائے حکمت کے عین مطابق تھا کیونکہ خدشہ تھا کہ حضرت عمرؓ کا یہ عمل امت کے لئے حجت نہ بن جائے۔

قادیانیوں سے جو ملک وملت کا شیرازہ بکھیرنے کے درپے ہیں ملک عزیز پاکستان کے آئین وقانون کی دھجیاں بکھیر رہے ہیں ان کے ساتھ رواداری کا سبق دینے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں اور بنے آپ کو غیر جانبدار بھی کہتے ہیں۔

حریفان حرم کی عفت مآبی سے آشنا ہیں اشرف
وہ جو حرمت قلم بیچتے ہیں رواداری کی آڑ میں

آج رواداری کے آڑ میں پوری دنیا میں خدا کی دھرتی خون مسلم سے رنگین کی جارہی ہے جبکہ صیہونی طاقتوں کے ایجنٹ رواداری کے پردے میں دل مسلم سے دینی غیرت وحمیت (جذبہ جہاد) کے خاتمے کے لئے شراب پر زم زم کا لیبل چسپاں کرکے بے غیرتی کا زہر ہلاہل تریاق کی شکل میں پیش کررہے ہیں۔ ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۱۵ شمارہ ۲۴ میں قرآن وحدیث کی روشنی میں رواداری اور دینی غیرت وحمیت کا فرق واضح کیا تو معاصر جریدہ نے بڑی "مہارت" سے بندہ ناچیز کو اپنی اداؤں پہ غور کرنے کی عار دلائی ہے۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔

میرے حضور اپنے مشاغل تو دیکھئے
میں گناہ گار ہوں یہ خود مانتا ہوں میں

میں نے اگر قرآن وسنت کی روشنی میں مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ابھارنے کی کوشش کی ہے تو مجرم ٹھہرا ہوں۔ سبحان اللہ!

مرا قلم میرے جمہور کی علامت ہے
میں اپنے فرض کو ہر حال میں نبھاؤں گا

اسلام کے جذبہ جہاد سے قوم مسلم کو عاری کرنے والوں کے خلاف انشاءاللہ تادم زیست لکھتا ہوں گا۔

خدا نے شعلہ نوائی مجھے عطا کی ہے
عوام سوئے ہیں انہیں جگاؤں گا

حریفان حرم سے معذرت اہل حق کا شیوہ نہیں ہے

معذرت شیوہ مردان اولوالعزم نہیں
آج بھی صداقت پہ اصرار ہے مجھے

جو لوگ سفید طاغوت کی شہ پر اہل حق کے جذبہ جہاد کو مٹانے کی کوشش میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ہمنوائی کرتے ہوئے صرف رواداری کے راگ الاپتے ہیں انہیں اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں اسلئے کہ رواداری اسلام میں ہے لیکن سارا اسلام صرف رواداری میں نہیں ہے۔

قلم بدست رفیقو! تمہیں اجازت ہے
متاع علم وہنر بیچ بیچ کھاتے رہو

آخر میں قوم مسلم کے غیور نوجوانوں سے بزبان شورش کہوں گا کہ:

مجاہدوں کی حمیت کے پاسدار ہو تم
خدا کا شکر ہے ٹیپو کی یادگار ہو تم
اٹھو کہ گنگ و جمن سے گھٹائیں اٹھی ہیں
بڑھو کہ باغ وچمن کیلئے بہار ہو تم
قضا سے آنکھ ملاؤ کہ وقت نازک ہے
بڑھو کہ خندہ شمشیر آبدار ہو تم
قدم بڑھاؤ کہ روشن ہوں منزلوں کے چراغ
سناؤ گیت کہ آواز کار زار ہو تم
اگاؤ ضرب زمانے کی بے ثباتی پر
اٹھاؤ تیغ کہ معمار نو بہار ہو تم

○

تفسیرِ عثمانی

معین باری نے قادیانی دجل کا پردہ چاک کردیا' وہ اپنے اہل و عیال کی معاشی حفاظت کے لئے دبئی آیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سے اپنے آخری نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا کام لے لیا

نمود و نمائش نے ہمارے معاشرے کو ایک سرطان میں مبتلا کر رکھا ہے' فیشن نے ایک کہرام مچا رکھا ہے' پیسہ ہمارے معاشرے کا سنگھار بن چکا ہے اور ہر طرف پیسے کا طواف ہو رہا ہے' مقابلہ بازی نے لوگوں کا سکون غارت کر رکھا ہے' ہر کوئی چاہتا ہے کہ میرے گھر کی دیوار دوسرے کے گھر سے اونچی ہو' ہر کوئی خواہش رکھتا ہے کہ سوسائٹی میں ہر مقام پر اس کی ناک دوسرے کی ناک سے اونچی ہو' جھوٹی عزتیں بنانے کے لئے کیا کیا جتن کئے جاتے ہیں۔ حلال و حرام کی تمیز اٹھ گئی ہے اور اس تمیز کے اٹھنے سے ایک طوفان بدتمیزی اٹھ کھڑا ہوا ہے' جس نے پورے معاشرے کو اپنے گھیرے میں لے لیا ہے۔ رسم و رواج کے پھندوں سے ہمارے دم گھٹ رہے ہیں۔ متوسط طبقہ چکی کے پاٹوں کے درمیان پس رہا ہے اور بڑی تکلیف سے حیات مستعار کے دن کاٹ رہا ہے۔

معین باری بھی ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھتا تھا۔ ایف۔ اے تک تعلیم پائی تھی' لیکن چار سال نوکریوں کے پیچھے بھاگنے کے باوجود اسے نوکری نہ ملی۔ جب چار سال نوکریوں کے لئے درخواستیں لکھ لکھ کر اس کے ہاتھ تھک گئے تو اس نے محلّہ میں پنساری کی دکان کھول لی اور زندگی کی گاڑی کو دھکا لگانے لگا۔ عرصہ آٹھ سال وہ دکان کرتا رہا' لیکن بڑی مشکل سے گھر کا گزارہ چلتا۔ اس دوران وہ چار بیٹیوں اور ایک بیٹے کا باپ بن چکا تھا۔

ایک دن اس کی بیوی نے اس سے کہا کہ معین! ابھی تو جوانی ہے اور بچے چھوٹے ہیں۔ تم پانچ سات سال باہر لگا آؤ اور محنت مشقت سے ایک معقول رقم اکٹھی کرلو اور پھر پاکستان لوٹ کر کوئی اچھا سا کاروبار سیٹ کرلینا۔ اس سے ہم بچیوں کی شادیوں سے بھی سبکدوش ہو جائیں گے۔ معین باری بیوی کی ناصحانہ گفتگو سن کر فکر کے سمندر میں غوطہ زن ہوگیا اور ایک سرد آہ

محمد طاہر رزاق ...... لاہور

بھرتے ہوئے بیوی سے کہنے لگا کہ بات تمہاری ٹھیک ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود کو ذہنی طور پر باہر جانے کے لئے تیار کرلیا۔ پھر اس دن کا سورج طلوع ہوگیا' جب معین باری اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر جہاز میں بیٹھا دوبئی جا رہا تھا۔ دوبئی اسے اس کے ایک دوست نے بلایا تھا اور اس نے ایک پرائیوٹ فرم میں اس کی ملازمت کا انتظام بھی کردیا تھا۔

پاکستان میں تو وہ دن میں ایک دو نمازیں پڑھ لیا کرتا تھا' لیکن پردیس میں پہنچ کر خدا زیادہ یاد آنے لگا اور اس نے باقاعدگی سے پانچ وقت کی نماز پڑھنا شروع کردی' جس سے اس کے قلب کو سکون اور اطمینان حاصل ہوا۔ باجماعت نمازوں نے اس کے ایمان کو جلا بخشی اور اس کے دل میں ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اس نے سوچا کہ مطالعہ کے لئے کس تفسیر کا انتخاب کیا جائے۔ وہ وہاں پر مقیم ایک پاکستانی عالم دین کے پاس گیا اور ان کے سامنے اپنا سوال پیش کیا۔ انہوں نے اسے مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی تفسیر "تفسیر عثمانی" کے مطالعہ کا مشورہ دیا۔ وہ مولانا شبیر احمد عثمانی کے نام نامی سے واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کو شیخ الاسلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ وہ عالم اسلام کے نامور عالم دین فخر المحدثین مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کے شاگرد ارجمند تھے۔ بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے ان کے مبارک ہاتھوں سے پاکستان کا جھنڈا لہرایا تھا اور مولانا موصوف نے ہی قائد اعظم کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔ اس لئے وہ اسی شام بازار پہنچا اور "تفسیر عثمانی" خرید لایا۔ وہ روزانہ ڈیڑھ گھنٹہ تلاوت' ترجمہ اور تفسیر کے مطالعہ میں منہمک رہتا۔ دوران مطالعہ معین باری بعض جگہوں پر رک جاتا' بعض جگہوں پر ٹھٹک جاتا اور بعض جگہوں پر چونک جاتا۔ ان عبارتوں کو ماننے پر اس کا دل کسی صورت تیار نہ ہوتا۔ وہ قابل اعتراض ساری عبارتوں پر نشان لگاتا جاتا اور دل میں عہد کرتا جاتا کہ مولانا صاحب' جنہوں نے اس تفسیر کا انتخاب کیا تھا' ان سے ان اعتراضات کے بارے میں پوچھوں گا۔ تقریباً دو مہینہ کے

مطالعہ سے اس کے پاس بہت زیادہ قابل اعتراض باتیں اکٹھی ہو گئیں۔ وہ عبارتیں کچھ اس قسم کی تھیں:

○ ظلی اور بروزی نبوت کا عقیدہ
○ مرزا قادیانی کی نبوت
○ عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینا
○ آقائے دو عالم' خاتم النبیین جناب محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کے بعد بھی نبوت کا جاری رہنا
○ مرزا قادیانی...... آنے والا مسیح موعود
○ مرزا قادیانی بحیثیت امام مہدی
○ مرزا قادیانی کے معجزات کا تذکرہ
○ مرزا قادیانی کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانا

ایک دن معین باری' ساری نشان زدہ عبارتیں لے کر اس عالم دین کے پاس حاضر ہوا اور انہیں ایک ایک عبارت دکھائی۔ عالم دین "تفسیر عثمانی" میں یہ عبارتیں دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے۔ وہ اپنا ماتھا پکڑ کر یوں سوچنے بیٹھ گئے جیسے کسی مراقبہ میں غرق ہوں۔ پھر انہوں نے ایک لمبا سانس چھوڑتے ہوئے کہا کہ یہ "تفسیر عثمانی" نہیں ہے' لیکن معین باری انہیں بار بار تفسیر دکھاتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ جناب یہ دیکھیں' اس کی جلد پر جلی حروف سے "تفسیر عثمانی" اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی کا نام لکھا ہوا ہے۔

مولانا صاحب وہیں سے معین باری کو ساتھ کر ایک دوسرے عالم دین کے گھر گئے' جن کا تعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تھا اور ان کے پاس قادیانیت اور رد قادیانیت کی ایک وسیع لائبریری تھی۔ دونوں نے ساری صورت حال ان عالم دین کے سامنے رکھی۔ وہ فوراً "ایک ماہر نباض" کی طرح سارے معاملے کو سمجھ گئے۔ وہ اٹھے اور سامنے والی الماری سے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین کی تفسیر "تفسیر صغیر" اٹھا لائے' جس کفریہ اور ارتدادی تفسیر میں بری طرح اسلامی عقائد کی قطع و برید کی گئی ہے۔ مولانا صاحب نے قادیانی تفسیر' تفسیر صغیر اور تفسیر عثمانی کے صفحات ملائے تو دونوں جگہ ایک ہی طرح کی عبارتیں تھیں۔ مختلف جگہوں سے صفحات ملائے گئے لیکن کسی جگہ بھی انیس بیس کا بھی فرق نہ نکلا۔ اس کے ساتھ ہی مولانا صاحب سارا معاملہ سمجھ چکے تھے' وہ کہنے لگے:

" قادیانی' تفسیر صغیر پر تفسیر عثمانی کی جلد چڑھا کر اسے تفسیر عثمانی کے نام پر فروخت کر رہے ہیں۔"

وہ تینوں وہاں سے اٹھے اور ایک اعلیٰ پولیس آفیسر کے پاس پہنچے اور اسے اس خوفناک ارتدادی مہم سے آگاہ کیا۔ پولیس آفیسر نے کہا کہ میرے پاس پہلے بھی ایک دو مرتبہ اس قسم کی شکایتیں آئی تھیں' لیکن میں نے اس وقت مصروفیت کی وجہ سے اس پر کوئی خاص توجہ نہ کی۔ لیکن اب آپ کے تشریف لانے سے میں اس سنگین جرم کی سنگینی سے پوری طرح آگاہ ہوا ہوں اور میں مجرموں تک پہنچنے کے لئے اپنی ساری توانائیاں اور صلاحیتیں وقف کر دوں گا۔ پولیس آفیسر نے شہر کی ساری پولیس کو مجرموں کے بارے میں الرٹ کر دیا۔ دو دن کے بعد معین باری ان علماء کرام کے ساتھ پھر پولیس آفیسر کے پاس پہنچا اور اس سے اس مسئلہ کے بارے میں پیش رفت پوچھی تو پولیس آفیسر نے انہیں بتایا کہ ہم مجرموں کے بالکل قریب پہنچ چکے ہیں' عنقریب آپ ان کی گرفتاری کی خوشخبری سنیں گے۔ ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ قادیانی تفسیر لندن سے ہزاروں کی تعداد میں چھپ کر دوبئی آ رہی ہے اور یہاں تفسیر عثمانی کے نام سے بک رہی ہے اور قادیانی ایک خوفناک مہم کے تحت اس تفسیر کو مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔

اگلی صبح جب معین باری نے گھر کی دہلیز پر پڑا تازہ اخبار اٹھایا تو اس میں بہت بڑی سرخی کے ساتھ یہ خبر درج تھی:

"قادیانی تفسیر صغیر' جسے ایک منصوبے کے تحت تفسیر عثمانی کے نام سے پھیلایا جا رہا تھا' ایک قادیانی کے گھر سے اس کی ہزاروں جلدیں برآمد کر لی گئی ہیں اور پولیس نے دو قادیانی مجرموں کو گرفتار کر لیا ہے اور دیگر مجرموں کو گرفتار کرنے کے لئے مختلف جگہوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔"

معین باری یہ خبر پڑھ کر خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا کہ اس کی نشاندہی اور توجہ دلانے سے کتنی بڑی سازش پکڑی گئی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ میں یہاں بیوی بچوں کے مالی تحفظ کے لئے آیا تھا' لیکن اللہ پاک نے مجھ سے تحفظ ختم نبوت کا کتنا بڑا کام لے لیا۔ میں اپنے اہل و عیال کی معاشی حفاظت کے لئے یہاں آیا تھا' لیکن خدائے رحمان نے مجھ سے حفاظت قرآن کی خدمت لے لی۔ میں یہاں اپنا مستقبل سنوارنے آیا تھا' لیکن مالک رحیم نے میری آخرت سنوارنے کا کام بھی کر دیا۔

○

نعت

بسا رکھے ہیں ازل سے جو میں نے اس دل میں
تمہارے وصل کے ارمان' بھولتے ہی نہیں
مری حیات کا مقصد تو ان کی یادیں ہیں
مجھے حضورؐ کے فرمان' بھولتے ہی نہیں
ہمیں تو نعت رسول کریمؐ کے صدقے
ملا خدا کا جو عرفان' بھولتے ہی نہیں
تمہارا نور ہویدا ہے سارے عالم میں
تمہارے حسن کا فیضان' بھولتے ہی نہیں
ترے ہی دم سے بہاریں ہیں صحن گلشن میں
کئے ہیں تو نے جو احسان' بھولتے ہی نہیں

(وقار احمد آس)

شاہ مصباح الدین شکیل

قسط نمبر۱

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد

نہال تمنا

○ وہ منظر جو آنکھوں سے دیکھا وہ حالات جو میسرو سے بنے ایک بیوہ کی ویران زندگی میں نہال تمنا نے سر اٹھایا۔ تمنا تڑپ بن گئی' اس دولت مند بیوہ کو عرب کے کئی نامور رئیسوں نے پیام دیا تھا پے در پے حوادث نے زندگی بدمزہ کردی تھی۔ باپ خویلد ابن اسد نے بہترین تجارتی کاروبار اور بہت کچھ نقد و جنس چھوڑا تھا۔ انہوں نے بھی تجارت جاری رکھی۔ اجرت یا شراکت پر تاجروں کے ہمراہ اپنا مال تجارت بھی روانہ کرتیں۔ اوائل عمر میں مشہور عیسائی عالم اور چچازاد بھائی ورقہ ابن نوفل سے منسوب تھیں لیکن بیاہ نہ ہوسکا۔ ان کا پہلا نکاح ۱۵ سال کی عمر میں ہند بن نباش سے ہوا جو ابوہالہ کے نام سے مشہور تھے۔ ان سے تین بچے ہالہ' ہند اور طاہر ہوئے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ آپ ۲۱ سال کی عمر میں بیوہ ہوگئیں تو دوسرا نکاح عتیق بن عابد مخزومی سے ہوا۔ ان سے ایک لڑکی ہند پیدا ہوئی یہ بھی اسلام لائیں۔ یہ شوہر بھی انتقال کرگئے' ان پیہم حادثات نے دل برداشتہ کردیا' دولت کے ساتھ ساتھ اللہ نے حسن' سلیقہ' عفت اور ذہانت بھی عطا کی تھی۔ اس بگڑے معاشرے میں بھی وہ "طاہرہ" کے لقب سے مشہور تھیں۔

برسوں بعد اس ستودہ صفات' خوش خصال الصادق اور الامین کو دیکھا تو دل کی مرجھائی کلی ایک بار پھر کھلنے لگی۔ آخر خود ہی اپنی ایک سہیلی نفیسہ بنت مینہ کے ذریعے آپ کی خدمت میں پاکیزہ تمناؤں کا پیام بھیجا۔ ہر کوئی جانتا تھا کہ یہ وہ ہستی ہے جس کے جذبات کا بے قابو ہونا تو کجا آس کے خیال کا دامن بھی آلودگیوں کا چھوا نہ تھا۔ جوانی شبنم کی طرح کثافتوں سے پاک تھی نفیسہ نے سلسلہ جنباتی کرتے ہوئے کہا۔ اے محمدؐ! آپ نکاح کیوں نہیں کرلیتے فرمایا میرے پاس کیا رکھا ہے کہ میں بیاہ کی فکر کروں۔ کہا سامان بھی ہوجائے گا۔ حسن و جمال اور زرومال بھی ساتھ ہو تو کیا آپ قبول فرمائیں گے۔ پوچھا وہ کون ہے؟ عرض کیا خدیجہ بنت خویلد' فرمایا وہ میرے ساتھ کیوں نکاح کریں گی' کہا اسے مجھ پر چھوڑ دیجئے فرمایا تو پھر مجھے بھی راضی سمجھو۔

مرسلہ : حافظ یوسف ہارون......ملتان

قران السعدین

آپ نے اپنے ہم عمر چچا اور دودھ شریک بھائی حضرت حمزہؓ کو آگاہ کیا۔ انہوں نے اہل خاندان سے مشورہ کے بعد خود جاکر نسبت پکی کردی۔

حضرت خدیجہؓ کی جانب سے ان کے چچا عمرو بن اسد اور حضور اکرمؐ کے ساتھ حضرت ابوطالب' حضرت حمزہؓ' حضرت ابوبکرؓ' روسائے مضر اور سرداران قریش شریک عقد تھے مہر بہ اختلاف روایات ۲۰ اونٹ' ۴۰۰ دینار' یا ۵۰۰ درہم باندھا گیا اس کے بعد طاہرہ قریش امین قریش کی شریک حیات بنیں۔ اس وقت حضور اکرمؐ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر عام روایت کے مطابق ۴۰ سال بتائی جاتی ہے۔

بین الاقوامی شہرت کے حامل اسکالر ڈاکٹر حمید اللہ نے ابن حبیب مصنف کتاب المحبر کے حوالے سے عمر ۲۸ سال بتائی ہے (رسول اکرمؐ کی سیاسی زندگی) انہوں نے مزید لکھا ہے کہ متعدد مورخوں کے خیال کی اس حیاتیاتی حقیقت سے بھی توثیق ہوتی ہے کہ آنحضرتؐ سے حضرت خدیجہؓ کے ہاں سات بچے یعنی تین بیٹے اور چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ قاسم' طاہر' طیب' زینب' رقیہ' ام کلثوم اور فاطمہ (نقوش رسول نمبر جلد دوم ص ۵۲۲) حضور اکرمؐ اپنے پہلے صاحبزادے قاسم کے نام پر ابوالقاسم کنیت فرماتے تھے۔ جب حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے السلام علیکم یا ابا ابراہیم کہہ کر مخاطب کیا۔

اہل بیت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعداد اولاد میں اختلاف ہے۔ لڑکے بہ اختلاف رائے چار بشمول ابراہیم اور لڑکیاں بہ اتفاق رائے چار ہیں۔ لڑکوں نے کمسنی میں وفات پائی تین لڑکیاں صاحب اولاد ہوئیں۔ سب نے اسلام کا عہد پایا اور ہجرت کے شرف سے بھی سرفراز ہوئیں۔

حضرت قاسم

حضور اکرمؐ کی شادی کے دوسرے سال جب کہ آپ عمر کی ۲۷ ویں منزل میں تھے تو

حضرت قاسم تولد ہوئے۔ ان کی نسبت سے ہی آپ ابوالقاسم کنیت فرماتے تھے جو آپ کو بے حد محبوب تھی' پاؤں پاؤں چلنے لگے تھے کہ انتقال فرما گئے حضورؐ کی اولاد میں حضرت قاسم سب سے پہلے پیدا ہوئے اور سب سے پہلے فوت ہو جانے والے ہیں۔

حضرت عبداللہ

حضرت عبداللہ بعثت کے بعد پیدا ہوئے' بعض کا خیال ہے کہ طیب و طاہر ان ہی کے القاب تھے۔ اس نام کے حضورؐ کے اور صاحبزادے نہیں تھے بچپن ہی میں انتقال ہو گیا۔ مشہور دشمن رسول خدا عاص بن وائل سہمی نے جب یہ خبر سنی تو حرم کعبہ میں بنی قریش کی منڈیوں میں جاکر خوشی سے اعلان کیا تھا کہ محمدؐ! بتر یعنی نسل بریدہ ہوگئے۔ اسی پر تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے سورہ کوثر نازل فرمائی اور آپ کو خیر کثیر کے عطا کئے جانے کی بشارت دی۔

حضرت ابراہیم

حضرت ماریہ قبطیہؓ کے بطن سے سنہ ۸ ہجری میں مدینہ کی قریبی بستی عالیہ میں پیدا ہوئے یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے آخری اولاد تھی۔ آپ نے عقیقہ میں دو مینڈھے ذبح کئے اور بچہ کا سر منڈوایا۔ بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ فرمائی اور بال زمین میں دفن کر دیئے گئے۔

بچے کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر رکھا گیا اور فرمایا کہ ابراہیم کی ماں کو ان کے لڑکے نے آزاد کرادیا۔ حضرت ماریہ ملک یمن کی تھیں۔ حضرت ام بردہؓ نے بچہ کو دودھ پلایا۔ پھر ابو سیف نامی لوہار کی بیوی ام سیف کے سپرد ہوئے۔ اس خدمت کے عوض ان کو ایک نخلستان عطا فرمایا۔ پیدائش کے ۱۸ ماہ بعد ایام شیر خوارگی ہی میں انتقال ہوا۔ یہ دس ہجری کا واقعہ ہے۔ حضورؐ کی گود ہی میں تھے کہ دم اکھڑ گیا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ آپ بھی روتے ہیں۔ فرمایا یہ تو رحمت ہے۔ آپ نے نماز جنازہ پڑھی اور قبرستان بقیع میں دفن فرمایا۔ ان کی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا اور قبر پر نشانی رکھی۔ جس دن وفات ہوئی اس دن سورج کو گرہن لگا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ ابراہیم کی موت کا باعث ہے آپ نے سنا تو فرمایا آفتاب کسی کی موت و حیات کے باعث نہیں گہناتا۔

حضرت زینبؓ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۳۰ سال کی تھی کہ حضرت زینب پیدا ہوئیں۔ یہ لڑکیوں میں سب سے بڑی تھیں' وہ اپنی والدہ کے ساتھ ہی ایمان لائیں۔ ان کی شادی خالہ زاد بھائی ابوالعاصؓ بن ربیع سے ہوئی جو مکہ کے متمول تاجروں میں سے تھے۔ ابوالعاصؓ کی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہؓ کی سگی بہن تھیں۔ ماں کی طرح نیک خو' سگھڑ اور شوہر کی خدمت گزار بیوی تھیں ابوالعاصؓ ان سے بے حد محبت کرتے تھے۔ ان کی ازدواجی زندگی بہت ہی خوشگوار تھی' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابوالعاصؓ سے بہت خوش تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا اس نے مجھ سے جو بات کی اسے سچ کر دکھایا۔ بعثت کے بعد کفار نے ان پر دباؤ ڈالا حضرت زینبؓ کو طلاق دے دیں لیکن انہوں نے انکار کردیا۔ ان کے ایک لڑکی امامہ اور ایک لڑکا علی تھے۔ حضور ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ علی کو نانا اپنے پاس لے آئے' حضور اکرمؐ ہی کی کفالت اور تربیت میں پروان چڑھے۔ فتح مکہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتحانہ مکہ میں داخل ہوئے تو علی آپ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ سن بلوغ سے قبل اپنے والد کی زندگی میں ہی وفات پاگئے لیکن ابن عساکر کی روایت ہے کہ ۱۵ ہجری میں جنگ یرموک میں شہادت پائی۔

امامہ (نواسی) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد محبوب تھیں۔ مولانا شبلیؒ نے صحاح کے حوالے سے لکھا ہے کہ کئی زندگی میں جب حضور نماز پڑھتے ہوتے تو انہیں اپنے دوش مبارک پر سوار کرلیتے رکوع میں جاتے تو اتار دیتے جب سجدے سے سر اٹھاتے تو پھر کندھے پر بٹھا لیتے۔ ایک بار مدینے میں ایک سونے کا ہار ہدیہ میں آیا تو حضور نے فرمایا کہ میں اسے اپنی محبوب ترین اہل کو دوں گا۔ عام خیال حضرت عائشہؓ کی طرف گیا لیکن آپ نے امامہ کو بلا کر خود اپنے دست مبارک سے ان کے گلے میں ڈالا۔ ان کی شادی حضرت فاطمہؓ کے انتقال کے بعد ۱۱ ہجری میں حضرت علیؓ سے ہوئی' حضرت علیؓ کی وفات کے بعد مغیرہ بن نوفل سے نکاح ہوا اور ان کے پاس وفات پائی یہ صاحب اولاد ہوئیں اور ان سے نسلی سلسلہ آگے چلا۔

سن ۲ ہجری میں جب بدر کی لڑائی ہوئی تو حضرت زینبؓ مکہ ہی میں اپنے شوہر کے ساتھ تھیں۔ ابوالعاصؓ مشرکوں کے ساتھ میدان جنگ میں آئے گرفتار ہوئے' ان کی رہائی کے لئے حضرت زینبؓ نے فدیہ میں وہ قیمتی ہار بھیجا جو حضرت خدیجہؓ نے انہیں جہیز میں دیا تھا۔ اسے دیکھ کر حضور کو خدیجہؓ یاد آگئیں اور آپ آب دیدہ ہوگئے۔ صحابہ نے ماں کی اس نشانی کو لوٹا دیا اور ان کی فدیہ حضرت زینبؓ کو مدینہ بھیجنا قرار دیا جو انہوں نے پورا کیا۔ جب حضرت زینبؓ مکہ سے نکل رہی تھیں تو کفار مزاحم ہوئے اور ہبار ابن اسود نے اونٹ کو نیزہ مارا جس سے حضرت زینبؓ اوپر سے گریں اور ان کا حمل ساقط ہوگیا۔ کچھ دنوں بعد وہ مدینہ آگئیں لیکن ابوالعاصؓ مکہ ہی میں رہے۔

باقی آئندہ

آخری قسط

مولانا عبداللطیف مسعود

قادیانی وحی والہام کا معیار

۷۔ سو اس نے (خدا نے) اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا آسمان سے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں اس مرد خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم میں پیدا ہوا (مسیح) اور ناصرہ (بستی) میں پرورش پائی حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں' اس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوڑا اور اپنا مسیح بنایا تھا وہ ملکہ معظمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے۔

(ستارہ قیصریہ ص ۵ خزائن ۱۱۶ ج ۱۵)

۸۔ اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکا جاتا ہے' اس لئے تیرے عہد سلطنت کے سوا کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں جو مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ظہور کے لئے موزوں ہو۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا کیونکہ نور' نور کو اپنی طرف کھینچتا اور تاریکی' تاریکی کو کھینچتی ہے' اے مبارک اور باقبال ملکہ زمان جن کتابوں میں مسیح موعود کا آنا لکھا ہے ان کتابوں میں صریح تیرے پرامن عہد کی طرف اشارات پائے جاتے ہیں۔

(ستارہ قیصریہ ص ۱۰ خزائن ۱۱۷ ج ۱۵)

۹۔ سو یہ مسیح موعود (مرزا) جو دنیا میں آیا تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے خدا نے تیرے عہد سلطنت میں دنیا کے درد مندوں کو یاد کیا اور آسمان سے اپنے مسیح کو بھیجا اور وہ تیرے ہی ملک میں اور تیری ہی حدود میں پیدا ہوا تھا دنیا کے لئے یہ ایک گواہی ہو کہ تیری زمین کے سلسلہ عدل نے آسمان کے سلسلہ عدل کو اپنی طرف کھینچا' اور تیرے رحم کے سلسلہ نے آسمان پر ایک سلسلہ رحم بپا کیا اور چونکہ اس مسیح کا پیدا ہونا حق اور باطل کی تفریق کے لئے دنیا پر ایک آخری حکم ہے جس کی رو سے مسیح موعود حکم کہلاتا ہے۔ اس لئے ناصرہ کی طرح جس میں تازگی اور سرسبزی کے زمانہ کی طرف اشارہ تھا اس مسیح کے گاؤں کا نام اسلام پور قاضی ماجھی رکھا تھا قاضی کے لفظ سے خدا کے اس آخری حکم کی طرف اشارہ ہوا۔ (ستارہ قیصریہ ص ۸ خزائن ص ۱۱۹-۱۱۸ ج ۱۵)

۹۔ بدذات ہے وہ نفس جو تیرے یعنی (ملکہ برطانیہ) احسانوں کا شکر گزار نہیں چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کے الفاظ سے اس بات کو ظاہر کروں' کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں۔ (ستارہ ص ۹)

۱۰۔ اے بابرکت قیصرہ ہند تجھے یہ تیری عظمت اور نیک نامی مبارک ہو خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے' تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا تاکہ پرہیزگاری اور پاک اخلاق اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں۔ (ستارہ قیصریہ ص ۹)

۱۱۔ غرض ہماری ملکہ معظمہ کی نیک نیتی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آسمان سے یہ اسباب پیدا کر دیئے ہیں کہ دونوں قوموں عیسائیوں اور مسلمانوں میں وہ اتحاد پیدا ہو جائے کہ پھر ان کو دو قوم نہ کیا۔ (ستارہ ص ۱۳ خزائن ص ۱۲۴ ج ۱۵)

۱۲۔ مرزا صاحب اپنا مقصد تحریک بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:

"مسلمانوں میں یہ دو مسئلے نہایت خطرناک اور سراسر غلط ہیں کہ وہ دین کے لئے تلوار کے جہاد کو اپنے مذہب کا ایک رکن سمجھتے ہیں دوسرا عیب ہماری قوم مسلمانوں میں یہ بھی ہے کہ وہ ایک ایسے خونی مسیح اور خونی مہدی کے منتظر ہیں جو ان کے زعم میں زمین کو خون سے بھر دے گا حالانکہ یہ خیال سراسر غلط ہے...... مگر مجھے خدا نے اس لئے بھیجا کہ ان غلطیوں کو دور کروں"۔

(ستارہ ص ۱۱)

۱۳۔ جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

"اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا' تو لوگ ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے"۔

(نور الحق ص ۳۰ خزائن ص ۶ ج ۸)

۱۴۔ پھر اس کے مقابلہ میں اقرار کیا کہ:

"اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویز کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے"۔

(نور الحق ص ۳۳ خزائن ص ۴۵ ج ۸ طبع ربوہ)

تبصرہ و تجزیہ:

ناظرین کرام! مندرجہ بالا کثیر اقتباسات میں جناب قادیانی نے اپنی اصل حقیقت کو بالکل الم نشرح فرما دیا کہ خفا اور پردہ نہیں رکھا کہ:

"میں کوئی دینی اور مذہبی آدمی نہیں ہوں' نہ ہی میری تمام تگ و دو دین اسلام کی حمایت اور اشاعت و ترویج کے لئے صادر ہو رہی ہیں بلکہ میں تو اپنے خاندانی غدارانہ اثرات کے تحت گورنمنٹ انگلشیہ کا مخلص وارث ہوں' لہٰذا جب کوئی

اسلام کے خلاف تحریک اٹھتی ہے' کوئی نامہ بہت پادری اسلام' قرآن یا سید المرسلین ﷺ کی ذات اقدس پر حملہ کرتا ہے تو مسلمانوں کے ایمانی جذبات اور اشتعال کو دبانے کے لئے بظاہر ان کا حمایتی بن کر کھڑا ہو جاتا ہے کہ میں پادریوں کو جواب دیتا ہوں میں گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہوں' حالانکہ میں تو گورنمنٹ کا اول نمبر کا خیر خواہ ہوں ان کے اقتدار کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو اپنی حکمت عملی سے ٹھنڈا کر دیتا ہوں تاکہ گورنمنٹ کے لئے کوئی نقص امن کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ ورنہ میں تو ایک سکہ بند انگریزی ایجنٹ ہوں' مجھے انگریز نے ہی کھڑا کیا ہے کہ تو نبوت و مسیحت کا ڈرامہ رچا کر ملت اسلامیہ کے عقائد میں شک و شبہات پیدا کر دے جذبہ جہاد کو سرد کر دے تاکہ ہماری حکومت مستحکم ہو جائے۔ چنانچہ میں نے اسی خدمت کے ادائیگی کے لئے مسلم معاشرہ میں بے پناہ لٹریچر پھیلا کر حق خدمت ادا کیا ہے اور کرتا رہوں گا۔ یہ گورنمنٹ بالکل منصف اور عادل ہے کسی مسلم کو اس کے خلاف اٹھنے کی قطعاً" گنجائش نہیں ہے اسی نے مجھے مجدد' مسیح کے دعوے کرنے کے اشارے کر کے کھڑا کیا ہے۔ لہذا اس کی اطاعت فرض ہے۔

الغرض یہ گورنمنٹ میری محافظ ہے اور میں اس کا محافظ ہوں' ہمارا باہمی گٹھ جوڑ ہے۔"

فائدہ : ناظرین کرام! ملاحظہ فرمایئے جناب مرزا صاحب باوجود کذاب و مکار ہونے کے کسی طرح صحیح اور کھری بات علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ نہ میں نبی نہ مسیح اور مجدد وغیرہ میں تو ایک سرکاری ٹاؤٹ ہوں' یہ دھندہ محض پیٹ کا جہنم بھرنے کے لئے شروع کیا ہے لہذا تم میرے دام فریب میں نہ آنا۔ دیکھو میں نے صحیح اسلامی عقائد و تعلیمات کے متعلق دو ٹوک الفاظ واضح کر دیا ہے کہ اسلامی اصول اور تعلیمات شروع سے مسلسل کھلم کھلا مشہور اور شائع رہی ہیں۔ کسی بھی زمانہ میں کوئی عقیدہ مجمل یا مبہم نہیں رہا کہ بعد میں وہ واضح ہوا ہو' عقیدہ ختم نبوت ہو یا نزول و حیات مسیح' امام مہدی کا نظریہ ہو یا جہاد کا سب حقائق من و عن صحیح صحیح طور پر وہی درست ہیں جو روز اول سے برابر چلے آرہے ہیں۔ ان میں کوئی تاویل نہیں چل سکتی' لہذا ان حقائق میں شک و شبہات پیدا کرنے والے سب بے دین اور ملحدین ہیں۔

جھوٹ اور کذب و افتراء کے متعلق مرزا صاحب کی پر حقیقت وضاحت:

مرزا صاحب صاف کہتے ہیں کہ:

۱۔ بے حیائی اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے۔

(تحفہ غزنویہ ص ۵ خزائن ص ۵۳۱ ج ۱۵)

۲۔ اے بیباک لوگو! جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۲۰۶ ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۰۵)

۳۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ۔

لعنت ہے مفتری پر خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

(براہین احمدیہ ص ۱۱ ج ۵)

۴۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ۔

وہ کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں
وہ بھی بولتے ہوئے شرماتے ہیں

(شحنہ حق ۶۰) بے شک درست ہے

۵۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(اربعین ۴ ص ۳ ج ۳ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ خزائن)

۶۔ ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ یہ خدا کی وحی ہے جو مجھ کو ہوئی ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۶ ج ۵ خزائن ص ۲۹۲ ج ۲۱ طبع ربوہ)

۷۔ جھوٹ ام الخبائث ہے۔ (تبلیغ رسالت ص ۲۸ ج ۷ بے شک ایسا ہی ہے)

فیصلہ : جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں۔ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲ خزائن ج ۲۳)

ناظرین کرام! کتنی صاف بات ہے کہ جو جناب مرزا صاحب نے ظاہر کر دی کہ جھوٹ کسی بھی مذہب و ملت اور معاشرہ میں اچھی چیز نہیں۔ حتی کہ برے سے برا آدمی بھی اس کو غلط اور قبیح ہی سمجھتا ہے حتی کہ جھوٹ ام الخبائث ہے۔ جھوٹے پر قرآن مجید میں لعنت فرمائی گئی ہے۔ اور پھر عام معاشرہ میں بھی غلط بیانی کرنے والے کا اعتماد نہیں رہتا۔ ہم ان حقائق کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہیں کہ واقعتاً" جھوٹ ایسی ہی بری شے ہے' لہذا جب سابقہ صفحات میں مرزا صاحب نے عقیدہ ختم نبوت اور عقیدہ حیات و نزول مسیح وغیرہ قرآن و حدیث کے حوالہ سے اور نہایت تفصیل کے ساتھ امت مسلمہ کے مطابق صاف تحریر فرما دیا تو اس کے بعد کوئی تحریر یا بیان چاہے وہ مرزا صاحب کا ہی ہو' یا کسی ان کے خلیفہ یا مرید کا ہو' وہ سب جھوٹ اور خباثت ہی ہوگا' کیونکہ سچ تو ایک ہی ہوتا ہے دو متناقض بیان صحیح نہیں ہو سکتے حتی کہ خود قادیانی صاحب نے متناقض الکلام کو پاگل قرار دیا ہے پھر عقائد اور واقعات میں نسخ اور تبدیلی بھی نہیں چل سکتی لہذا ہر صورت میں صحیح بات ایک ہی ہوگی دوسری سراسر غلط اور خرافات ہوگی۔ اس لئے ہم مرزا صاحب کے مندرجہ بالا بیانات کو درست اور سچ قرار دیتے ہوئے انہیں اصل قرار دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ جملہ بیانات کو غلط قرار دے کر مرزا صاحب کو پاگل پن سے مبرا سمجھیں گے اور اسی بناء پر ہم تمام قادیانیوں کو بھی اس حقیقت کی دعوت پیش کر کے الدین النصیحہ کے تحت ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔

آخری اور فیصلہ کن بات:

ناظرین کرام! مندرجہ بالا سطور میں آپ نے

مندرجہ ذیل پہلوؤں پر مرزا صاحب کی سچی اور حقیقت پر مبنی تحریرات ملاحظہ فرمائیں۔

○ مسئلہ ختم نبوت پر
○ نظریہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام کے بارہ میں
○ سلسلہ وحی کے بارہ میں
○ قرآنی تعلیمات اور مفہوم کے تسلسل اور دوام کے بارہ میں
○ خواب' کشف اور الہام کے سلسلہ میں
○ مرزا صاحب کی دینداری اور مذہبی عقیدت کے بارہ میں
○ جھوٹ اور کذب وافتراء کے متعلق

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ان سات عنوانات کے سلسلہ میں جو کچھ صراحت فرمائی جو بالکل سچ اور حقیقت ہے جسے ہم تمام اہل اسلام قرآن و حدیث کے مطابق ہونے کی بناء پر صحیح قلب سے تسلیم کرتے ہیں' پھر ان کے متعلق یہ گزارش بھی پیش خدمت کرچکا ہوں کہ:

"یہ تمام تصریحات بالکل درست اور برحق ہیں' لہٰذا ان کے خلاف اگر کچھ مرزا صاحب یا ان کے پیروکار پیش کریں' تو وہ بالکل جھوٹ اور گمراہی ہوگی' نیز ان کے صحیح ہونے کی صورت میں مرزا صاحب پہلی باتوں میں جھوٹے ثابت ہو کر ملعون' مرتد' نجاست خور' کنجر اور خبیث قرار پائیں گے۔ جو کہ شاید قادیانیوں کو گوارا نہ ہو' یا دونوں قسم کی تحریرات کے صحیح تسلیم کرنے کی صورت میں مرزا صاحب متناقض الکلام قرار پاکر بقول خود پاگل قرار پائیں گے۔ جو کہ قادیانیوں کو ہرگز منظور نہیں ہوگا۔ لہٰذا سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ ہم مرزا صاحب کی مندرجہ بالا تحریرات ہی صحیح تسلیم کرلیں اور بعد کی منفی تحریرات کو محض پیٹ کی مجبوری کی بناء پر محض اوٹ پٹانگ اور وقت گزاری قرار دیدیں جن کا ذمہ دار خود مرزا صاحب ہی ہوں۔ ہمیں وہ تسلیم نہیں۔"

اب آخر میں مزید ایک نہایت مختصر' واضح اور فیصلہ کن معیار ملاحظہ فرما کر اپنی عاقبت کا فیصلہ کرلیں وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

ازروئے احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

(الف) اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں بکثرت پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہوجائیں گے۔ (ایام الصلح ص ۱۳۶ خزائن ص ۳۸۱ ج ۱۴)

(ب) نہایت واضح کھلا اور موٹا نشان (جو احادیث میں) مسیح موعود کے بارہ میں لکھا ہے وہ کسر صلیب ہے۔ (انجام آتھم ص ۲۶)

(ج) مسیح موعود کا نزول اس غرض سے ہے کہ تاتین (تثلیث) کے خیالات کو محو کرکے پھر ایک خدا کا جلال دنیا میں ظاہر کرے۔ (اشتہار چندہ منارۃ المسیح)

(د) مرزا صاحب کی علت غائی ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۵۳)

(ذ) میرے آنے کے دو مقصد ہیں' مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ سچے مسلمان ہوں اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا ان کو بھول جائے۔ (اخبار الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

(ر) اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہئے۔ (یعنی قیام تقویٰ اور کسر صلیب و تثلیث) تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان (دس لاکھ یا ہزار تو کجا رہے براہین احمدیہ) بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی (غرض و مقصد) ظہور میں نہ آوے تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ (مرزا صاحب کا خط بنام قاضی نذر حسین مندرجہ اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا تمام تصریحات کو ہم بالکل درست اور صحیح تسلیم کرتے ہیں لہٰذا ان کی روشنی میں ہم دیکھیں گے کہ جناب مرزا صاحب اس سچے اور برحقیقت معیار پر پورے اترے یا نہیں؟ سو بات بالکل واضح ہے مشاہدہ ہے کہ نہ تو مسلمان صحیح مسلمان اور متقی بنے بلکہ مزید عملی اور اعتقادی کمزوریوں میں مبتلا ہوچکے ہیں دوسری بات کسر صلیب اور خاتمہ تثلیث (عیسائیت) کی اس سے بھی خراب اور ابتر ہے۔ لہٰذا صاف واضح ہوگیا کہ مرزا صاحب اپنی علت غائی پورا کرنے میں بالکل ناکام بلکہ صفر ثابت ہوئے۔

چنانچہ آنجناب خود اپنی زبان اور قلم سے بھی اس حقیقت کا اظہار کرگئے ہیں۔ دیکھئے مرزا صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:

"مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لاسکا جو میری مراد تھی (علت غائی) اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کرسکا جو میری تمنا تھی' میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا میں کر نہیں سکا...... جب مجھے اپنے نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی' اور مردہ ہوں نہ زندہ"۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۹ خزائن ص ۴۹۳ ج ۲۲ طبع ربوہ)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا تحریرات کی روشنی میں فیصلہ اور نتیجہ بالکل واضح ہے کہ جناب مرزا صاحب سال ہا سال اپنی آمد کے جو اغراض و مقاصد پیش کرتے رہتے ہیں وہ مشاہدتاً اور بالقلم خود پورا نہیں کرسکے' لہٰذا انہی کی اس سچی بات کے مطابق کہ اگر مجھ سے میری علت غائی (قیام تقویٰ اور قیام توحید خالص) ظہور میں نہ آوے تو پھر کروڑوں نشان بھی مجھ سے ظاہر ہوں تو گواہ رہو کہ میں جھوٹا ہوں۔ لہٰذا ہم اب ببانگ دہل اعلان کرتے ہیں کہ مرزا صاحب بشہادت خود کذاب' دجال اور ناکام و نامراد ثابت ہوچکے ہیں اس لئے

باقی صفحہ ۸ پر

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

آئین جواں مرداں حق گوئی و بیباکی

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کو اللہ تعالیٰ نے جن بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان میں ایک خوبی حق گوئی اور بے باکی بھی تھی۔ انہوں نے حق بات کہنے میں کبھی خوف نہیں کیا اور اپنے پرائے کی تمیز بھی نہیں کی اور نہ کسی ملامت گر کی ملامت کو خاطر میں لائے وہ قرآن پاک کی اس آیت کا مصداق تھے کہ میرے بندے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے یہی وجہ تھی کہ کچھ احباب ان کی اس جرات رندانہ پر ان سے نالاں تھے اور بقول شاعر

ہے

جہاں والے اس لئے ہمیں دیوانہ کہتے ہیں
کہ ہم جو بات بھی کہتے ہیں بے باکانہ کہتے ہیں

مولانا ہزارویؒ کے ایسے بے شمار واقعات ہیں کہ مولانا نے جابر حکمرانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی اور افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر کا عملی مظاہرہ کیا۔ "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور چند واقعات قارئین کی دلچسپی کے لئے درج کر رہا ہوں جنہوں نے تفصیل دیکھنی ہو تو راقم الحروف کی کتاب "سوانح حیات حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ" کا مطالعہ کرے انشاء اللہ فائدہ ہوگا

۱۔ ۱۹۳۴ء میں انگریز نے اپنے خود کاشتہ پودے قادیانیت کو دھونس، دھن، دھاندلی سے پروان چڑھانے کا قطعی فیصلہ کرلیا۔ ان دنوں انگریز اپنے خلاف تو بات برداشت کرلیتا تھا مگر مرزائیت کے خلاف بات بالکل برداشت نہیں کرتا تھا۔ نوشہرہ ضلع پشاور میں مولانا ہزارویؒ نے مرزائیت کے خلاف تقریر کی گرفتار ہوکر انگریز اسسٹنٹ کمشنر نوشہرہ کی عدالت میں لائے گئے۔ اس بدفطرت گورے کی یہ عادت تھی کہ جب ملزم عدالت میں اس کے سامنے لایا جاتا تو وہ پہلے ہی آنکھیں نکال کر اور چیخ کر دو چار گالیاں سنادیتا۔ مطلب یہ ہوتا تھا کہ ملزم پہلے اس کی گھن گرج سے مرعوب ہوکر عدالت میں لب کشائی کی سکت ختم یا کمزور کر بیٹھے۔ مولانا ہزارویؒ نے اونچی آواز میں کہا:

"تُم بہت بڈمعاش ہے تُم ہر جگہ فساڈ کرتا ہے ہم تُم کو سیڈھا کرتا ہے" (یعنی تم بہت بدمعاش ہو تو ہر جگہ پر فساد کرتے ہو ہم تم کو سیدھا کریں گے) مولانا ہزارویؒ کے لئے یہ بات عجیب تھی انہوں نے نہایت تحمل سے اس انگریز کو مخاطب کرکے کہا جناب یہ عدالت ہے اور عدالت کا احترام سب کے لئے ضروری ہے جو ہم تو کریں گے لیکن قانونی طریقہ یہ ہے کہ وکیل استغاثہ پیش کرتا ہے پھر فرد جرم عائد ہوتی ہے گواہ پیش کئے جاتے ہیں اس کے بعد سزا دیجاتی ہے آپ یہاں اپنی عدالت کی خود توہین کر رہے ہیں۔ "تُم بہت بڈمعاش ہے تُم ہر جگہ فساڈ کرتا ہے ہم تُم کو سیڈھا کرتا ہے" مولانا کی بات سن کر عدالت میں موجود تمام حاضرین مارے ہنسی کے لوٹ پوٹ ہوگئے۔ جب مجمع ذرا سنجیدہ ہوا تو مولانا نے دوبارہ پھر کہا عجیب بات ہے کہ آپ نے مقدمہ پیش ہونے سے پہلی ہی ڈگری دے دی کہ "تُم بہت بڈمعاش ہے، ہم تُم کو سیڈھا کرتا ہے تُم ہر جگہ فساڈ کرتا ہے۔"

عدالت میں پھر وہی قہقہے سنائیے۔ اس غیر متوقع اور ناگہانی صورتحال سے بدحواس ہوکر اس انگریز اے سی نے کہا جاؤ ایک سال قید، مولانا ہزارویؒ نے کہا شکریہ! اور پولیس کے ساتھ جیل چلے گئے۔ مشہور قومی کارکن ملک پیر بخش ایڈووکیٹ نے جب یہ سزا سنی تو مولانا ہزارویؒ کی طرف سے اپیل دائر کردی اور موقف یہ اختیار کیا کہ اے سی نے سرکار کے استغاثہ پیش کرنے اور استغاثہ کی شہادتیں پیش ہونے اور جواب دعوی اور صفائی کی شہادتیں کرنے سے پہلے اور پھر دو طرفہ وکیلوں کی بحث ہونے سے پہلے ہی سزا دے دی جو غیر قانونی ہے معاملہ صاف تھا مولانا ہزارویؒ ایک ہفتہ کے اندر ہی باعزت بری ہوکر رہا ہو گئے۔

۲۔ حضرت مولانا ہزارویؒ کسی تقریب میں شامل تھے یہ وہ دور تھا جب رسوائے زمانہ عائلی قوانین ایوب خان نے بنائے تھے مولانا اس وقت مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن تھے اسی تقریب میں صدر ایوب خان اپنے وزیروں مشیروں کے ساتھ شریک محفل تھے۔ ایوب خان عائلی قوانین کی کسی شق پر بحث کرتے ہوئے مولانا ہزارویؒ سے کہنے لگے مولانا صاحب! اس مسئلہ کو اسلام کی رو سے میں کچھ یوں سمجھا ہوں۔ ایوب خان وہ مسئلہ سراسر اسلام کے خلاف بیان کر رہے تھے مولانا ہزارویؒ نے فوراً پہلو بدلا اور نہایت زور دار الفاظ میں فرمایا کہ خان صاحب واقعی جتنے اچھے انداز میں بہترین اسلام کی تعبیر و تشریح کرسٹائن کیلر کے ساتھ ننگا غسل کرنے والے سمجھ سکتے ہیں یا کرسکتے ہیں بھلا ہم پرانے خیالات کے دقیانوسی مولوی اس طرح کب سمجھ سکتے ہیں۔ یہ سن کر ایوب خان کی کابینہ کے وزیر و مشیر اور خود ایوب خان ہکا بکا رہ گئے۔ لیکن اس مرد قلندر کو اس کی کوئی فکر نہ تھی۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیت کا تعاقب کرنے میں پوری امت مسلمہ کی طرف سے فرض ادا کر رہی ہے ختم نبوت کانفرنس لیہ سے مجلس کے راہنماؤں کا خطاب

لیہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس بعد نماز عشاء مسجد بلال میں منعقد ہوئی جس سے تنظیم اہل سنت کے امیر مولانا عبدالستار تونسوی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما مجاہد ختم نبوت جناب ڈاکٹر دین محمد فریدی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ اور مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا' مقررین نے عوام الناس کو قادیانیت کے مکروفریب سے آگاہ کیا اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کی خاطر قادیانیت کا مکمل بائیکاٹ کریں اس لئے کہ قادیانیوں کی اسلام اور ملک دشمنی واضح ہے۔

مقررین نے ملک میں موجودہ قتل و غارت گری پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ملک میں قتل و غارت قادیانی کر رہے ہیں۔ کانفرنس کی صدارت استاذ العلماء مولانا گل محمد صاحب نے فرمائی اور اختتامی دعا مولانا حسین [illegible] امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کی۔ کانفرنس کے انتظام احسن انداز سے قاری صفت اللہ اور مولانا عبدالرحیم صاحب کی نگرانی میں ہوئے اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا قاری کفایت اللہ صاحب نے سرانجام دیئے۔

قادیانیت کا تعاقب پوری دنیا میں کیا جارہا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا خطاب

ڈے والہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈے والہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس جامع مسجد حضوری میں بعد نماز عشاء منعقد ہوئی جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما مجاہد ختم نبوت ڈاکٹر دین محمد فریدی نواں جنڈانوالہ کے مولانا محمد یوسف اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے خطاب کیا۔

مقررین نے مسئلہ ختم نبوت اور سیرت النبی کے عنوان پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور مسلمانوں کو قادیانیت کے کفر اور دجل سے آگاہ کیا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر رہی ہے اور یہ تعاقب قادیانیت کے خاتمہ تک جاری رہے گا مولانا نے بیان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات عوام الناس کے سامنے رکھیں اور یوسف کذاب کے مسئلہ سے عوام الناس کو آگاہ کیا کانفرنس کی صدارت مولانا محمد بختاور امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈے والہ نے کی اور آخری دعا مولانا مفتی جمیل صاحب نے فرمائی۔

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جان قربان کرنا سعادت سمجھتے ہیں نو منتخب عہدیداران مجلس تحفظ ختم نبوت نوابشاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی مبلغین حضرت مولانا محمد نذر عثمانی حیدر آباد' مولانا محمد راشد مدنی ٹنڈو آدم نے نوابشاہ کے دورہ کے موقع پر علماء و عوام اراکین ختم نبوت سے جامع مسجد کبیر میں خطاب کیا۔ اور قادیانیت کے دجل و فریب سے اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے حاضرین کو آگاہ کیا۔ آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوابشاہ کے نئے عہدیداران [illegible] انتخاب لیا گیا۔ جس کے لئے حاضرین نے بڑے جذبے سے حصہ لیا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

سرپرست: حضرت مولانا دوست محمد مدنی صاحب' حضرت مولانا عبدالسلام صاحب (مہتمم مدرسہ تفہیم القرآن نوابشاہ)

امیر: حضرت مولانا قاری محمد ارشد مدنی صاحب (مدینہ مسجد منو آباد نوابشاہ)

ناظم: حضرت مولانا سراج الدین صاحب (خطیب جامع مسجد سوسائٹی نوابشاہ)

ناظم تبلیغ: حضرت مولانا محمد ارشد صاحب (خطیب

نور مسجد مدنی بازار نوابشاہ)

ناظم نشرواشاعت: حضرت مولانا قاری شجاع الدین (خطیب غوثیہ مسجد نوابشاہ) خازن: حافظ نذیر احمد صاحب

مرکزی نمائندے: مولانا احمد جان صاحب' مولانا محمد ارشد مدنی صاحب

چھ رکنی شوریٰ کے اراکین بھی نامزد کئے گئے:

۱۔ حضرت مولانا احمد جان صاحب (خطیب مسجد پٹھان کالونی سوسائٹی نوابشاہ)

۲۔ حضرت مولانا مفتی محمد اکمل صاحب (خطیب مسجد واپڈا ہاؤس سوسائٹی نوابشاہ)

۳۔ حافظ محمد اسماعیل صاحب (ناظم جامع محمدیہ کرلیمار نوابشاہ)

۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب (خطیب مسجد کی لائن پار نوابشاہ)

۵۔ حافظ احمد زکریا صاحب (نزد لوکل بورڈ پولیس لائن نوابشاہ)

۶۔ قاضی حکیم محمد خان صاحب (ایبو نزد کوارٹر مسجد لیاقت آباد نوابشاہ)

قانونی و عدالتی مشیر: سید حسن طارق صاحب (ایڈووکیٹ لیاقت آباد نوابشاہ)

مزید پانچ یونٹ قائم کئے گئے: سوسائٹی وارڈ نمبرا' کرلیمار تاج کالونی' موتی بازار وارڈ نمبر ۵' منو آباد وارڈ نمبر ۳' ریلوے کالونی لیاقت مارکیٹ نوابشاہ

اس کے علاوہ مزید یونٹ قائم کرنے کے لئے رابطے جاری ہیں' آخر میں تمام عہدیداران و اراکین نے اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ ہم ناموس رسالت کے تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی گریز نہیں کریں گے اور انشاء اللہ نوابشاہ کی سرزمین کو گستاخان رسول قادیانیوں کے لئے تنگ کردیں گے۔

ایبٹ آباد کے غیور مسلمانوں کی دینی غیرت کا مظاہرہ؟

ایبٹ آباد (ایچ ساجد اعوان) گزشتہ دنوں ایک شادی کی تقریب میں ایبٹ آباد کے ایک گاؤں سنجلیاں دا باندہ سے بارات ہری پور گئی' بارات کی تواضع کے لئے دلہن والوں نے شیزان کی بوتلوں کے کریٹ کھول دیئے' جب شیزان کی بوتلیں مہمانوں کی خدمت میں پیش کی گئیں تو بارات کا تمام شرکاء مہمانوں نے یہ کہہ کر شیزان واپس کردی کہ یہ قادیانیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے اور اس کی آمدنی سے قادیانی مبلغین کو تنخواہیں دی جاتی ہیں اور اس سے قادیانی لٹریچر شائع کیا جاتا ہے' جس لٹریچر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں صریح گستاخیاں ہوتی ہیں' اور تاج ختم نبوت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس سے اتار کر مرزا قادیانی جیسے ملعون کے سر رکھا جاتا ہے' بارات میں موجود بچوں کا جذبہ عشق رسالت بھی قابل دید تھا۔ بچوں' بڑوں سب نے شیزان کی ایک بوتل بھی نہیں پی اور سب نے سادہ پانی پی کر قادیانیت اور شیزان سے اپنی نفرت کا اظہار کیا۔ شرم سے دلہن والوں کے سر جھک گئے۔ ایبٹ آباد کے غیور مسلمان ہری پور کے لوگوں کو یہ درس دے کر لوٹے کہ شیزان کا بائیکاٹ فرض عین ہے۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سلانوالی ضلع سرگودھا

امیر: محمد افضل الحسینی

ناظم: فیض محی الدین

ناظم تبلیغ: مولانا سعد اللہ

ناظم نشرواشاعت: حافظ عبدالستار

خازن: محمد گلزار مرکزی نمائندہ: محمد افضل الحسینی

بقیہ: آئین جواں مرداں

۳۔ ۱۹۵۳ء کے آخری بات ہے کہ گورنر جنرل غلام محمد اور وزیر داخلہ سکندر مرزا دیا شریف جانے کے لکھنؤ کے ہوائی اڈے پر اترے سکندر مرزا اس وقت پاکستان کے مرد آہن کہلاتے تھے اور ملک میں اس وقت بڑے زور و شور سے اسلامی دستور کے نفاذ کا مطالبہ جاری تھا۔ اخباری نمائندوں نے اسلامی نظام کے بارے میں سوال کیا تو سکندر مرزا نے کہا یہ ہندوستان سے گئے ہوئے مولویوں کی اودھم ہے۔ میں ان کو چاندی کی کشتی میں بٹھا کر یہاں بھیجوں گا۔ یہ بیان پاکستانی اخبارات نے بھی شائع کیا۔ اتفاق سے مولانا ہزاروی اسی روز رات کو سکھر میں کانفرنس سے خطاب کرنے جارہے تھے رات کو سکھر میں عظیم الشان کانفرنس میں مولانا ہزاروی نے سکندر مرزا کو للکار کر فرمایا۔ "سکندر مرزا! تم کہتے ہو میں علماء کو چاندی کی کشتی میں سوار کر کے سمندر پار بھیجوں گا یاد رکھو! تم علماء کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے البتہ تمہارے لئے جہاز تیار ہوچکا ہے تمہیں اس ملک میں دو گز زمین کا ٹکڑا بھی میسر نہیں آئے گا تمہاری لاش کو زمین سے نکال کر پھینک دیا جائے گا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے "جو میرے دوست سے دشمنی رکھے میرا اس سے اعلان جنگ ہے"۔ اب قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ سکندر مرزا کو ۱۹۵۸ء میں ایوب خان نے اسی آن بان سے لندن بھیج دیا۔ اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ سکندر مرزا صاحب لندن میں ایک ہوٹل میں منیجر رہے اور مرنے کے بعد لاش ایران میں لاکر شاہ رضا پہلوی نے دفن کرائی اور جب خمینی برسر اقتدار آیا تو پاسداران انقلاب نے سکندر مرزا کی لاش نکال کر جلادی اور راکھ سمندر میں بہادی یہ مولانا کی فراست ایمانی تھی کہ آپ کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔

میں مرزا بشیر الدین سے کہتا ہوں کہ تم مجھ سے براہ راست بات کرلو تم میرے پاس آجاؤ یا میں تمہارے پاس آجاتا ہوں۔ میں کہتا ہوں وہ آئے تو سہی! میں امن کا ذمہ لیتا ہوں' وہ انگریزی نبی کا بیٹا ہے میں اللہ کے سچے نبی کا نواسہ ہوں وہ آئے اور مجھ سے اردو' پنجابی' عربی اور فارسی میں تمام مسائل پر بحث کرلے تو اس جھگڑے کا آج ہی فیصلہ ہو سکتا ہے۔ وہ پردے سے باہر تو نکلے' گھونگھٹ اٹھائے اور حکومت کو ہمارے اختلاف کے بارے میں درمیان میں نہ لائے۔ وہ کشتی کرلے اور آل علی کے جوہر دیکھے۔ میرے مقابلے میں آئے تو سہی! اور جس شان سے چاہے آئے' وہ موٹر میں بیٹھ کر آئے میں پیدل چل کر آؤں' وہ حریر پرنیاں پہن کر آئے میں کھدر پہن کر آؤں' وہ اپنے ابا کی سنت کے مطابق مزعفر' بھنا ہوا گوشت' یا قوتیاں اور پلومر کی ٹانک وائن (شراب) پی کر آئے اور میں اپنے نانا کی سنت کے مطابق جو کی روکھی سوکھی روٹی کھا کر آؤں' اسے اپنے انگریز آقاؤں سے بھیک نہیں مانگنی چاہئے' اکیلا آئے مجھ سے پنجہ آزمائی کرے' وہ جس میدان میں بھی چاہے مقابلہ کرلے' پھر بخاری کے کس بل بھی دیکھے۔

ہمیں میدان' ہمیں چوگاں' ہمیں گو

آؤ تم اپنے باپ کو ایک صحیح العقل انسان تو ثابت کردکھاؤ' مناظرہ میرا تمہارا اس بات پر ہے اور یہ فیصلہ کن مناظرہ ہوگا۔ میں ملت اسلامیہ کا نمائندہ ہوں' تم میدان میں اترو لکھنؤ' دلی یا تمہارے مرتد کادیان میں کہیں بھی جہاں تم چاہو۔

بس تجربہ کردیم دریں دیر مکافات
با دُرد کشاں ہر کہ در افتاد بر افتاد
(حافظ شیرازیؒ)

نبوت کے ڈاکوؤ! تم میں اتنی ہمت کہاں کہ تم

صدائے بخاریؒ

فرمایا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے!

بخاری کے مقابلہ میں آؤ۔ ہمارے مقابلہ میں جو بھی آیا ہم نے اسے پچھاڑا ہے۔ تم انگریز کے ذلہ خوار ہو اور میں ابن حیدر کرارؓ۔ حیدر کرارؓ نے یہودیت کے مرکز خیبر کو اکھاڑا اور میں مرزائیت کے مرکز تمہارے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔

○ ○○

تم دیکھئے یہ لوگ کس قدر بے بصیرت ہیں' کتنے عاقبت نااندیش ہیں کہ لباس نبوت کس کے بدن پر مزین کرنے کی سعی میں مصروف ہیں جسے گز اور کلوخ میں تمیز نہیں اور جسے جوتا پہننے کا سلیقہ نہیں دایاں بائیں میں اور بایاں دائیں میں' گڑ سے استنجا کیا جارہا ہے اور مٹی کھائی جارہی ہے۔ دیکھا میاں (ﷺ) کی عزت پر ہاتھ ڈالا تو خدائے غیور نے عقل ہی سلب کرلی اور مخبوط الحواس بنادیا۔

○ ○○

تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا' قد و قامت میں تناسب نہ تھا' اخلاق کا جنازہ تھا' کریکٹر کی موت تھا' سچ کبھی بولا نہ تھا' معاملات کا درست نہ تھا' بات کا پکا نہ تھا' بزدل اور ٹوڈی تھا' تقریر و تحریر ایسی ہے کہ پڑھ کر متلی ہونے لگتی ہے۔ لیکن میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی وہ مجسمہ حسن ہوتا' قویٰ میں تناسب ہوتا' چھاتی ۴۵ انچ ہوتی' کمر ایسی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا' بہادر بھی ہوتا' مرد میدان ہوتا' کریکٹر کا آفتاب ہوتا' خاندان کا ماہتاب ہوتا' شاعر ہوتا' فردوسی وقت ہوتا' ابوالفضل اس کا پانی بھرتا' خیام اس کی چاکری کرتا' غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا' انگریزی کا شیکسپیئر ہوتا اور اردو کا ابوالکلام ہوتا' پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو پھر کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟

میں تو کہتا ہوں کہ اگر خواجہ غریب نواز اجمیریؒ' سید عبدالقادر جیلانیؒ' امام بخاریؒ' امام مالکؒ' امام شافعیؒ' امام تیمیہؒ' غزالیؒ' حسن بصری رحمہم اللہ بھی نبوت کا دعویٰ کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے؟ علیؓ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی' سیدنا ابوبکر صدیقؓ سیدنا عمر فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان غنیؓ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ آنحضرت ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی انسان نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پہ ناز کرسکے۔ وہ ایک ہی ہے جس کے دم قدم سے کائنات میں نبوت سرفراز ہوئی۔

○

REGD. NO. SS-160

دنیا بھر میں

آپ کے

تجارتی و کاروباری

تعارف کا موثر ذریعہ

KHATM-E-NUBUWWAT

ہفت روزہ ختم نبوۃ

اشتہار چھوٹا ہو یا بڑا، رنگین ہو یا بلیک اینڈ وہائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا تاثر چھوڑتا ہے

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

ہزاروں افراد کی نظر سے گزرتے اور انمٹ تاثر چھوڑ جاتے ہیں

○ آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

○ ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہوگا جو بروز حشر شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت، معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کرتوتوں سے واقفیت کے لئے

ہفت روزہ ختم نبوۃ

پڑھئے اور دوسروں تک بھی پہنچایئے

سودی لین دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے **عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت** ایم-اے جناح روڈ پرانی نمائش کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340